اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار

الحمد للہ کہ یہ رسالہ مؤلفہ حامی سنت ماحی بدعت مولوی ریاست علی خانصاحب مسمی بہ

فصل الخطاب

فی متبعی

عبد الوہاب

حسب فرمائش سنی بے مثل محمد عبد الباقی خان صاحب شاہجہانپوری باہتمام کارپردازان مطبع

مطبع یوسفی فرنگی محل لکھنؤ مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ فرقۂ وہابیہ نجدیہ یعنی متبع عبدالوہاب نجدی اور فرقۂ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے عقائد مین کیا فرق ہے اور کن کن باتون اور عقائد سے فرقۂ وہابیہ مین کہ جو ہندوستان مین شائع ہو رہے ہین فرق اور تمیز ہے صاف طور سے اطلاع فرماؤ دوسرے یہ کہ عقائد فرقۂ وہابیہ کے کہ جو ہندوستان مین رواج پا رہے ہین برے ہین یا اچھے اگر برے ہین تو پھر وہ لوگ کہ جنھون نے عقائد باطلہ اختراع کیے ہین بری ہین یا اچھے اگر بری ہین تو اونکی معاونت جیسے اپنے مدارس مین اونکو واسطے تعلیم علم دین کے نوکر رکھنا اور اونکو واسطے رواج اونکے عقائد کے چندہ دینا یا اور کسی قسم کی معاونت کرنا کہ جس سے ہرج دین اور اونکی جماعت کی تکثیر اور اونکے عقائد باطلہ کا رواج اور اشاعت ہو اور اون سے خلط ملط اتحاد اور ہم صحبت رہنا اور اون سے علم دین حاصل کرنا شرعاً درست اور باعث ثواب کا ہے یا نادرست اور باعث گناہ کا ہے بیان فرماؤ اجر پاؤ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ سبحانہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفے الجواب واللہ سبحانہ الموفق للصواب جواب سوال اول کا یہ ہے کہ فرقۂ وہابیہ نجدیہ اور فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے عقائد میں بہت فرق ہے اور جن جن باتوں اور عقائد سے فرق درمیان اہل سنت والجماعت اور فرقۂ ہذا لہ وہابیہ میں حاصل ہے اون بعض کو یہان ذکر کیا جاتا ہے تا کہ اہل حق کو کسی طرح کا دھوکا اور اشکال نرہے تقویۃ الایمان مطبوعۂ فخر المطابع واقع لکھنؤ کی صفحہ ۷ مین لکھا ہے کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم مین تصرف کرنیکی قدرت نہین دی اور اس بات مین اولیاؤ انبیا مین اور جن وشیطان مین اور بھوت اور پری مین کچھ فرق نہین یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کریگا وہ مشرک ہو جائے گا خواہ انبیا واولیا سے خواہ پیرون وشہیدون سے خواہ بھوت وپری سے انتہی ملخصًا حالانکہ اہل سنت والجماعت کا اسمین یہ عقیدہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالی نے اپنے انبیا اور اولیا کو انکو عالم مین تصرف کرنیکی قدرت دی ہے اس بنا پر اگر کوئی انسے یہ معاملہ کریگا یعنی انبیا اور اولیا سے تصرف چاہیگا تو ہرگز کسی طرح کا مشرک نہوگا البتہ اگر بالذات انکو متصرف جانیگا تو قباحت کی بات ہے چنانچہ تفسیر روح البیان مین سورۂ والنازعات کے تحت قول جل جلالہ فالمدبرات امرا کے لکھا ہے ثم ان النفوس الشریفۃ لا یبعد ان یظہر منہا آثار فی ہذا العالم سواء کانت مفارقۃ عن الابدان او لا فتکون مدبرات الا تری ان الانسان قد یری فی المنام ان بعض الاموات یرشدہ الی مطلوبہ ویری استاذہ فیسألہ عن مسئلۃ فیحلہا لہ ونظائرہ کثیرۃ لا تحصی وقد یحصل لبعض الاحیاء من جدا رد نحوہ علی بعض من لہ حاجۃ فیقضیہا وذلک علی خرق العادۃ واذا کان التدبیر بید الروح وہو فی ہذا الموطن فکذا اذا انتقل منہ الی البرزخ بل ہو بعد مفارقۃ البدن اشد تاثیرا لان الجسد حجاب فی الجملۃ الا تری ان الشمس اشد اشراقا اذا لم یحجبہا غیام اونحوہ انتہی اور حجۃ اللہ البالغہ مین ہے

ہین اور ٹالنا سامنے آئی ہوئی بلاؤنکا اور کفایت دشواری کا جو کہ واقع ہو جانب دشمنون سے اور سوا اسکے دوسری چیزون سے ۱۲

فاذا مات انقطعت العلاقات ورجع الی مزاجہ فلیحق بالملائکۃ وصار منہم والہم کالہامہم ویسعے فیما یسعون وربما اشتغل ہؤلاء باعلاء کلمۃ اللہ ونصر حزب اللہ انتہی اور نیز شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ جذب القلوب کی صفحہ ۲۳۱ مطبوعہ نولکشور مین تحریر فرماتے ہین مگر توسل اُس جناب کے ساتھ نشاءِ حیات دنیا مین ظاہر ہے کہ آپ کے خصائص سے نہین ہے بلکہ آپکے بعضے تابعین کو بھی کہ آپ کے شرف اتباع اور نسبت قرابت سے مشرف ہین ثابت ہے اور ثبوت کرامات اور تصرفات غیر متناہیہ ان حضرات کا مکونات مین اس مطلب کے اثبات مین کافی ہے انتہی اور نیز تقویۃ الایمان کے صفحہ ۹ اور ۱۲ مین لکھا ہے بلائین ٹالنی مشکل مین دستگیری کرنی یہ سب اللہ کی شان ہے اور کسی انبیا اور اولیا کے پیر و شہید کے بھوت و پری کے یہ شان نہین جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے پھر خواہ یون سمجھے کہ ان کامون کی طاقت اونکو خود بخود ہی خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے اونکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے انتہی ملخصاً حالانکہ اہل سنت والجماعۃ کا عقیدہ اسمین یہ ہے کہ بلائین ٹالنی اور مشکل مین دستگیری کرنے کی انبیا اور اولیاء کو حق سبحانہ تعالی نے قدرت دی ہے پس اگر کوئی اونسے مشکل کشائی اور بلائین ٹلوانا چاہے اور یہ سمجھے کہ اللہ نے اونکو یہ قدرت دی ہے تو ہرگز کسی قسم کا شرک ثابت نہو گا چنانچہ شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے قول الجمیل مین لکھا ہے وللنقشبندیۃ تصرفات عجیبۃ من جمع الہمۃ علی مراد فیکون علی وفق الہمۃ والتاثیر فی الطالب ودفع المرض عن المریض وافاضۃ التوبۃ علی العاصی والتصرف فی قلوب الناس حتی یحبوا ویعظموا وفی مدارکہم حتی تمثل فیہا واقعات عظیمۃ والاطلاع علی نسبۃ اہل اللہ من الاحیاء واہل القبور والاشراف علی خواطر الناس وما یختلج فی الصدور وکشف الوقائع المستقبلۃ ودفع البلیۃ النازلۃ وغیرہا انتہی اور نیز عقائد نسفی مین ہے وکرامات الاولیاء حق فتظہر الکرامۃ علی طریق نقض العادۃ للولی مع قطع المسافۃ البعیدۃ فی المدۃ القلیلۃ واندفاع المتوجہ من البلاء وکفایۃ المہم عن الاعداء وغیر ذلک من الاشیاء انتہی اور نیز شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ نے اپنی تفسیر فتح العزیز مین سورہ انشقت کی تفسیر مین ارقام فرمایا ہے اور بعض خواص اولیاء اللہ

جنکو اللہ تعالے نے محض اپنے بندون کی ہدایت اور ارشاد کے واسطے پیدا کیا ہی اُنکو اس حالت مین بھی اس عالم کے تصرف کا حکم ہوتا ہی اور اسطرف متوجہ ہونے سے اُنکے استغراق مین کمال وسعت مدارک کے سبب سے کچھ خلل واقع نہین ہوتا اور وہ استغراق اسطرف کے متوجہ ہونے کو منع بھی نہین کرتا اور اُویسی لوگ باطنی کمالون کو اُنھین سے حاصل کرتے ہین اور حاجتمند اور غرض والے اپنے اَڑے کامون کی کشادگی کا سبب اُنسے پوچھتے ہین اور کہنے پر چلنے سے اپنا مطلب پاتے ہین انتھی اور نیز کرامات امدادیہ کے صفحہ ۳۷ مین لکھا ہی ہشادہ تکلم فرمایا کہ ایکبار مجھے ایک مشکل تھی اور حل ہنوتی تھی مین نے حطیم مین کھڑے ہوکر کہا کہ تم لوگ تین سو ساٹھ یا کم زیادہ اولیاء اللہ کے یہان رہتے ہو اور تم سے کسی غریب کی مشکل حل نہین ہوتی تو پھر تم کس مرض کی دوا ہو یہ کہکر مین نے نماز نفل شروع کردی میری نماز شروع کرتے ہی ایک آدمی کالا سا آیا اور وہ بھی پاس ہی نماز مین مصروف ہوگیا اُسکے آنے سے میری مشکل حل ہوگئی انتھی پس موافق عقیدہ مسلمہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے حاجی امداد اللہ صاحب مرحوم بھی مشرک ٹھہرے نعوذ باللہ منہا اور نیز تقویۃ الایمان کے صفحہ ۹ اور ۱۰ مین مسطور ہی پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کا یا بھوت و پری کا مجاور بنکر اوسکی خدمت مین مشغول رہے جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا رخصت ہوتے وقت اولٹے پاؤن چلنا یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا یا اوسکے کوئین کے پانی کو تبرک سمجھکر پینا تو اوسپر شرک ثابت ہوتا ہی انتھی ملخصًا حالانکہ اہل سنت والجماعۃ کا اسمین یہ عقیدہ ہی کہ کسی نبی یا ولی کی قبر کے مجاور ہونے سے یا اُسکے کنوئین کے تبرگا پانی پینے سے شرک ثابت نہین ہوتا بلکہ عرصہ دراز سے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے مجاور قائم ہین اسی طرح سے مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے کنوئین کا پانی اور مسجد قبا کے کنوئین کا پانی اور نیز بیر بضاعہ کے کنوئین کا پانی تبرک سمجھکر پیتے ہین اور تمام عالم کے فاضل وہان آتے ہین اور نیز علما حرمین شریفین کے تبرک سمجھکر خود پانی پیتے ہین اور نیز مجاورون کے وہان رہنے اور پانی کوئین کا تبرکًا پینے کو شرک نہین کہتے مگر ان وہابیہ نے اپنی طرف سے ایسا مذہب نیا ایجاد کیا کہ تمام عالم کے علما اور اولیاء کا

اور عام مسلمانون کو صحابہ کرام سے لیکر اس زمانہ تک مشرک ٹھہرایا کہ جس سے انکے اُستاد اور پیر
بھی نہ بچے ہونگے نعوذ باللہ بات تو تب ہی کہ کسی آیت سے یا حدیث سے گو وہ حدیث
ضعیف ہی ہو یا روایت فقہ سے گو ضعیف ہی ہو شرک اس کا ثابت کرین ورنہ تمام مسلمانونکو
مشرک ٹہرانے کا برا انجام ہوگا حالانکہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اپنے فتوے
میلاد شریف و عرس مین صفحہ ۱۴۹ کے اندر لکھتے ہین خوب سمجھ لو کہ باب عقائد مین نص قطعی
واجب ہے آحاد و ظنیات سے ہر عقیدہ کا ثبوت ہرگز نہین ہو سکتا چہ جائیکہ ضعاف و موضوعات
سے انتہے جذب القلوب مین ہے اور طواشی و اغوات[سلہ] کے ساتھ تعظیم و تکریم سے پیش
آوے کہ اُس جناب عرش مآب کے خدام ہین[خدام ۱۲] اور یہ ادب دوسرا ہے انتہی اور نیز فتاوے
عالمگیری مین درباب آداب قبر شریف لکھا ہے ویقف[۵۲] کما یقف فی الصلوٰۃ انتہی اور جذب القلوب
مین درباب آداب قبر شریف لکھا ہے اور سلام کے وقت داہنے ہاتھ کو بائین ہاتھ پر
رکھکر کھڑا ہو جیسے نماز مین کھڑے ہوا کرتے ہین چنانچہ کرمانی نے اس بات کی تصریح کی ہے
انتہی اور نیز جذب القلوب مین لکھا ہے اور ابی اُسید صاحب بیر بضاعہ سے نقل کرتے ہین کہ
وہ کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن پڑنے کے بعد ہم بیر بضاعہ کا پانی
تبرکاً پیتے تھے انتہی اور نیز جذب القلوب مین لکھا ہے اگر کچھ ہدایا مثل کھجور و پانی وغیرہ کے
کہ جس سے اہل و عیال و دوست آشنا خوش ہون ہمراہ لے لے تو بہتر ہے انتہی اور نیز
تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۸ اور ۲۳ مین لکھا ہے کہ کسی ولی و نبی کو جن و فرشتے کو پیر و شہید کو
امام و امام زادے کو بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہین بخشی کہ جب چاہین
غیب کی بات معلوم کر لین بلکہ حضرت پیغمبر کی جناب مین بھی یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی
بات جانتے ہین انتہی حالانکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم بواسطہ اطلاع دینے حق سبحانہ تعالے کے غیب کی بات جانتے ہین اور نیز حجۃ الاسلام
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ انبیا مین حق سبحانہ نے صفت غیب دانی کی رکھی ہے کہ
وہ صفت دوسرون مین نہین رکھی چنانچہ مشکوۃ شریف مین ہے قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فوجدت[۵۳] بردہا بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح

[illegible marginal notes]

شرح مشکوۃ مین اس حدیث کے نیچے تحریر فرماتے ہین پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر کہ در
زمینہا بود عبارت ست از حصول تمامہ علوم جزوی و کلی و احاطہ آن انتہے اور سبل السلام مین
امام غزالی علیہ الرحمۃ سے نقل فرماتے ہین ان النبوۃ عبارۃ عما یختص بہ النبی و یفارق بہ غیرہ
وہو یختص بانواع آحدہا انہ یعرف حقائق الامور المتعلقۃ باللہ تعالی و بصفاتہ و ملائکتہ والدار الآخرۃ
علما مخالفا العلم غیرہ بکثرۃ المعلومات و زیادۃ الکشف والتحقیق ثانیہا ان لہ فی نفسہ صفۃ بہا تتم
الافعال الخارق للعادۃ کما ان لنا صفۃ تتم بہا الحرکات المقرونۃ بارادتنا وہی القدرۃ ثالثہا ان لہ
صفۃ بہا یبصر الملائکۃ ویشاہدہم کما ان للبصر صفۃ بہا یفارق الاعمی رابعہا ان لہ صفۃ بہا یدرک
ماسیکون فی الغیب انتہے اور نیز تقویۃ الایمان مین شفاعت کی تین قسمین کی ہین دو صورتو نکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خارج کردیا ہے اور لکھا ہے اور جو کوئی کسی کو اُس جناب مین اس
قسم کا شفیع سمجھے وہ بھی ویسا ہی مشرک اور جاہل ہے اور ایک صورت کو داخل کیا ہے حالانکہ
اہل سنت والجماعت کے نزدیک مطلقا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم شفاعت کیلیے گنہگار
مومنونکے باب مین ماذون ہین یہ اقسام ثلثہ انھون نے اپنی طرف سے ایجاد کیئے ہین اتباعا لکتاب
التوحید عبد الوہاب نجدی شارع کی طرف سے کہین بھی خصوصیت اور تقسیم مذکور نہین بلکہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُعطیت الشفاعۃ اور بھی فرمایا الشفاعۃ لاہل الکبائر من امتی
ان احادیث مین تقسیم ثلثہ کہین بھی نہین بلکہ مطلقا بلا تقسیم شفاعت کا وعدہ فرمایا ہے اور نیز
تقویۃ الایمان کے صفحہ ۳۶ مین لکھا ہے کسیکی قبر پر دور سے قصد کرنا اور اُنسے کچھ دین و دنیا کے
فائدے کی توقع رکھنا یہ سب شرک کی باتین ہین انتہے لہذا یہ بھی خلاف عقیدہ اہل سنت
والجماعت کے ہے اہل سنت والجماعۃ کا عقیدہ اسمین یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف
پر یا کسی ولی کی قبر شریف پر دور سے قصد کرے اور اونسے کچھ دین اور دنیا کی توقع رکھے تو
شرک نہین بلکہ باعث نفع اور اجر ہے چنانچہ جذب القلوب مین ہے اختیار کرنا سفر کا زیارت
قبر نبے صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور شد رحال کرنا یعنے لادہ بیابان کرجانا اس
نعمت عظمی کے حاصل کرنے کو پس ہرگاہ زیارت قبر شریف کا استحباب ثابت ہوا تو بھی
مشروعیت و استحباب سفر بھی اوسکو لازم ہے اور یہ بھی حجت ہے کہ دلیلون مین عموم ہے کیونکہ

ہی اور ان سے قرب و بعد کا اسمین استو انکلتا ہی اور نیز حدیث صحیح مین وارد ہی من زار قبری وجبت لہ شفاعتی اور نیز حدیث مین وارد ہی من زار قبری کنت لہ شفیعا و شہیدا اور نیز فتح العزیز مین سورۂ عبس کے تحت مین صفحہ ۴۴ مطبوعہ فاروقی دہلی مین لکھا ہی اور اسیواسطے ان اولیاء اللہ اور صلحای مومنین سے کہ دفن کیے گئے نفع اور فائدہ لینا جاری ہی اور مدد اور فائدہ بھی اون سے متصور ہی اور نیز جذب القلوب کے صفحہ ۲۱۶ مطبوعہ نولکشور مین لکھا ہی اور کبھی مقصود زیارت سے نفع اوٹھانا ہوتا ہی اہل قبور سے چنانچہ زیارت قبور صالحین مین آثار ثابت ہوے ہین حجۃ الاسلام کہتے ہین کہ جس کسی سے کہ اوسکی حالت حیات مین نفع اوٹھاوین اوس سے بعد اُسکے مرنے کے بھی تبرک اور انتفاع لین انتہی اور نیز حاجی امداد اللہ صاحب نے جو کہ پیر و مرشد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے ہین ضیاء القلوب مین لکھا ہی کہ اولیاء کے مزارات سے مستفید ہوتا رہے انتہے اور نیز تقویۃ الایمان کے صفحہ ۴۶ مین اصحاب کہف کے گوشت روٹی کو شرک ٹھہرایا ہی یہ بھی انکا عقیدہ اہل سنت والجماعۃ کے عقیدہ کے خلاف ہی اہل سنت والجماعۃ کے نزدیک اگر اصحاب کہف کو ثواب گوشت روٹی کا پہونچایا جاوے تو شرک نہین ہوتا اسواسطے کہ شرک وہ ہی کہ اللہ تعالی کی ذات یا صفات مختصہ یا عبادت مین کسی دوسری کو شریک کرے تو اس جگہ یہ بات تو پائی نہین جاتی بلکہ گوشت روٹی اسوجہ سے ہوتا ہی کہ چونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور ظاہر ہی کہ گوشت روٹی اکثر اصحاب کو محبوب اور مرغوب ہوتا ہی اور نیز حدیث شریف مین بھی اسکی فضیلت آئی ہی چنانچہ شرح سفر السعادت مین ہی و در مشکوۃ از ابن ماجہ از حدیث انس آوردہ کہ سید ادامکم اللحم پس وہ اسکو اللہ کیواسطے کہلا کر ثواب اس نیکی کا اصحاب کہف کو پہونچایا جاتا ہی اسمین شرک کی کون سے بات ہی اور نیز تقویۃ الایمان کی صفحہ ۵۶ مین لکھا ہی اور ذرہ سی بات مین کہنا کہ تم ہمارے جان و مال کے مالک ہو ہم تمہارے بس مین ہین جو چاہو کرو محض جھوٹ اور شرک ہی انتہے حالانکہ اہل سنت والجماعۃ کا عقیدہ اسکے خلاف ہے اونکے نزدیک یہ شرک نہین ہے چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

انت ومالک لابیک اس بنا پر اگر بیٹا باپ کو کہے کہ تم ہماری جان و مال کے مالک ہو یا غلام اپنے آقا سے کہے یا مرید اپنے مرشد سے کہے تو کچھ مضائقہ نہین اور جاننا چاہیے کہ ان عقائد مذکورہ کو جو کہ تقویۃ الایمان مین ہین مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے بھی تسلیم کیا ہی اور بہت تعریف کی ہی چنانچہ مجموعہ فتاوی میلاد شریف و عرس کی صفحہ ۲۲ مین مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے لکھا ہی کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہی اور رد شرک و بدعت مین لاجواب ہی استدلال اُسکے بالکل کتاب اور احادیث سے ہین اس کا رکھنا اور پڑھنا عین اسلام ہی اور موجب اجر کا ہی انتھی اور نیز فتاوی رشیدیہ کے صفحہ ۴۹ مین لکھا ہی اگر تقویۃ الایمان کے خلاف عقیدہ رکھتا ہی تو وہ مبتدع فاسق ہی انتھی اور تقویۃ الایمان کتاب التوحید کہ جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تالیف ہی اوس کا ترجمہ اور تفسیر ہی اور محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اُسکے باپ عبدالوہاب نجدی کے عقائد کو تمام علمار اسلام نے خصوصًا علمار حرمین شریفین نے باطل ٹھرایا ہی بلکہ اوسکے عقائد باطلہ پر حکم کفر کا لگایا ہی اور اوسکی نہایت مذمت کی ہی مگر مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنے فتاوی رشیدیہ کے صفحہ ۸ مین لکھا ہی کہ وہابیون کے عقائد عمدہ تھے اور اونکے مقتدی اچھے ہین انتھی کیا غضب کی بات ہی کہ جسکے عقائد باطلہ کو تمام علمار برا کہین اور تکفیر کرین اوسکو مولوی رشید احمد صاحب اچھا کہین ذرا انصاف چاہیے کہ مولوی صاحب کس فرقہ مین ٹھہرے اور حق کی معاونت کر رہے ہین یا باطل کی اور پیرو اونکے حق پر ہین یا باطل پر اور تفصیل اسکی مع ثبوت آگے آتی ہی اور نیز براہین قاطعہ کے صفحہ ۴۷ مین لکھا ہی کہ جس کو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے تسلیم کیا ہی عہ اور تصحیح کی ہی الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہین تو کونسا ایمان کا حصہ ہی شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہی کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہی انتھی اور سنیے شرک ایسی شئی نہین کہ ایک شخص کے واسطے جائز ہو اور دوسرے کے واسطے جائز نہو شرک سبکے واسطے ناجائز ہی تو ذرا غور

عہ بلکہ فتاوی رشیدیہ کے آخر مین فہرست کتب لگی ہی اسمین مولوی رشید احمد صاحب کی تالیف سے ہونا ثابت کیا ہی ۱۲

فرمائیے کہ شیطان مین یہ صفت علم ثابت ہونے سے تو شرک ثابت نہو اور رسول اللہ مین
اسی صفت علم ثابت کرنے سے شرک ثابت کرتے ہین شیطان کے بڑے معاون بنگئے یہ معلوم
کیون مین کہتا ہون شاگرد وہابیہ کے نزدیک جو نص سے کسی کے واسطے ثابت ہو وہ شرک
جائز ہی خصوصًا شیطان کے واسطے فتدبر دوسرے یہ کہ جو علم شیطان کے لیے حاصل ہے
اگر ہم رسول اللہ کے واسطے ثابت کرین تو غایۃ اسکی یہ ہوگی کہ اگر ہم کسی نص سے ثابت
نکر سکین تو دعوے ہمارا غیر مکمل یا غلط ٹھریگا شرک کیون ہونے لگا یہ انکی سمجھ کا پھیر ہے
تیسرے یہ کہ اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہی کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کا علم سب مخلوق کے علم سے بڑھا ہوا ہے اور براہین قاطعہ کی عبارت کا یہ مفاد ہی کہ شیطان
کی وسعت علم کا بمقابلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عقیدہ رکھنا چاہیے کیونکہ شیطان کی وسعت
علم نص سے ثابت ہی پس منکر اوسکا کافر یا فاسق ہی اور اگر کوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کی وسعت علم کا بمقابلہ شیطان کے عقیدہ رکھے تو وہ مشرک ہی نعوذ باللہ من ہذہ الخرفات
اسمین کھلی ہوی منقصت اور توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوی اور اگر کوئی یہ
کہے کہ ایک خاص علم مین وسعت علم شیطان کی ثابت کی ہی کہ وہ علم محیط زمین کا ہی نہ عام طور پر
تو پھر منقصت اور توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہوئی تو جواب اسکا یہ ہی کہ بیشک
توہین رسول اللہ ہوی گو بمقابلہ رسول اللہ کے خاص طور پر علم شیطان کو ترجیح دی گئی
کہ وہ علم زمین ہے اسواسطے کہ علم محیط زمین رسول اللہ کے واسطے بھی ثابت ہی بلکہ شیطان
لعین کے علم سے بہت زیادہ چنانچہ مشکوۃ شریف کی حدیث مین وارد ہی علمت ما فی
السموات والارض تو دیکھو لفظ ما عام ہی تو عموم علم رسول اللہ کو جملہ آسمانون اور زمینون کا
ثابت ہوا نہ ایسا شیطان کو اور نیز شیخ عبد الحق محدث دہلوی شرح مشکوۃ مین اس حدیث
مذکور کے تحت مین تحریر فرماتے ہین پس دانستم ہر کہ در آسمانہا و زمینہا بود عبارت ست از
حصول تمامہ علوم جزوی و کلی و احاطہ آن انتہی اور نیز طبرانی معجم کبیر اور ابو نعیم حلیہ مین حضرت عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ رفع لی الدنیا
فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ہذہ انتہی اور نسخہ ترمذی شریف مین ہی فتجلی لی کل

غنی وعرفت اور نیز تفسیر روح البیان مین ہی رسول اللہ کے حال مین وکذا اصاب علمہ واحاطہ
بجمیع المعلومات الغیبتہ ناقلا عن نجم الدین الکبرے اور نیز روح البیان ہی و لااحد من
البشر اعلم بذالک منہ علیہ السلام اذ قد وقف من اسرار ملکوت السموات والارض علی ما
لا یطلع غیرہ وعلم غیرہ بالنسبتہ الی علمہ علیہ السلام ملحق بالعدم انتہے اور نیز شیخ علامہ
حجر نے منح مکیہ مین حضرت شیخ امام بوصیری کے اس قول کی شرح مین ؎ وسع العالمین
علما وحلما لکھا ہی کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا علم واسع ہی آدمی اور فرشتے اور جن
کے عالمونکو کیونکہ اللہ تعالے نے مطلع کردیا عالم پر پس دئیے گئے علوم اولین
اور آخرین ما کان ومایکون انتہی کذا فی تصحیح المسائل وغیرہ اور نیز جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو لوح محفوظ کا بھی علم ہے اور اوسکے باب مین حق سبحانہ تعالے نے ارشاد
فرمایا ہی ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین تو دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت
علم نصوص سے ثابت ہوی اور منجملہ اوسکی وسعت علم محیط زمین کا بھی رسول اللہ
کے واسطے ثابت ہوا پس جبکہ خاص علم مین بھی وسعت رسول اللہ کی ثابت ہوی
تو اس صفت کے زائل اور انکار کرنے سے بلکہ شیطان کے علم کو اوسپر فوقیت
دینے سے بلشک توہین اور منقصت بدستور قائم رہے تو معہذا انصاف کرو کہ اسکو
شرک ثابت کرنے والے کا کیا نتیجہ اور مآل ہے شفا قاضی عیاض اور اوسکی
شرح نسیم الریاض مین ہے فان قال فلان اعلم منہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد عابہ ونقصہ
ولو لم یسبہ فہو ساب والحکم فیہ حکم الساب من غیر فرق بینہما ولا نستثنی منہ فصلا
اہی صورۃ ولا نمتری فیہ تصریحا کان او تلویحا وہذا کلہ اجماع من العلماء وائمۃ الفتوی
من لدن الصحابۃ رضی اللہ عنہم الی ہلم جرا انتہی اور حکم ساب کا فقہانے یہ لکھا ہے
چنانچہ فتاوے تنقیح حامدیہ مین لکھا ہی وذکر فی الہادی من سب النبی صلے
اللہ علیہ وسلم یکفر ولا توبۃ لہ سوی تجدید الایمان وقال بعض المتاخرین لا توبۃ
لہ اصلا فیقتل حدا انتہے اور درمختار مین ہے من سب الرسول صلے اللہ
علیہ وسلم فانہ مرتد انتہی رد المحتار مین ہے

وبالجملہ مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالی وبانت منہ امرأتہ انتہی اگر کوئی یہ کہے کہ وسعت علم محیط زمین کی تو رسول اللہ کے واسطے ثابت ہوئی لیکن وسعت علم شیطان کے یہ معنے ہین کہ علم شیطنت اور اغوا کا شیطان کو زیادہ ہے نہ ایسا رسول اللہ کو جیسا کہ سپاہی یا چمار یا بھنگی یا کسان کو اپنے پیشہ کا مثل جوتنے بونے کے علم زیادہ ہوتا ہے نہ ایسا بادشاہ کو تو اگر کوئی یہ کہے کہ سپاہی یا چمار یا بھنگی یا دہقان کو اپنے پیشہ خاص کا علم بادشاہ کے علم سے زائد ہے تو اسمین کچھ منقصت بادشاہ کی نہوگی اسیطرح اس جگہ تو **جواب** اس کا یہ ہے کہ یہ دعوے بلا دلیل کب مسموع ہوگا اس کے ثبوت کے واسطے دلیل بھی معتبر اور نص قطعی چاہیے اور نیز بھنگی یا سپاہی یا چمار یا دہقان کے واسطے بھی یہی کہا جائے گا جائز ہے کہ بادشاہ کو بھی علم بھنگی اور سپاہی اور چمار اور دہقان کا ہو پھر اگر کوئی بادشاہ کے مقابلہ مین یہ کہے کہ بھنگی یا سپاہی یا چمار یا دہقان کا علم بادشاہ کے علم سے زیادہ ہے اور اگر بادشاہ کے علم کو بھنگی یا سپاہی یا چمار یا دہقان کے علم سے زیادہ کہے تو وہ احمق اور بیہودہ ہے تو بے شک اسمین گستاخی اور تنقیص شان بادشاہ کی ہوگی اسیطرح جائز ہے کہ رسول اللہ کو بھی جو شیطان کو علم ہے وہ بھی حاصل ہو اسکے منع پر کوئی دلیل قائم نہین البتہ افعال شنیعہ کا صادر ہونا اور اغوا اور اضلال یہ امر دیگر ہے یہ اعمال اور افعال مین داخل ہے یہ بحث سے خارج ہے **الغرض** احادیث صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان و ما یکون اور علم اُس چیز کا جو آسمانون اور زمینون مین ہے اور جو زمین پر ہونے والی ہے قیامت تک سب کا علم ہے اور نیز ہمارے علما بھی اس امر کی تصریح فرماتے ہین چنانچہ امام قسطلانی جو بڑے محدث ہین مواہب مین فرماتے ہین قد قال علماؤنا رحمہم اللہ تعالے لا فرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مشاہدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذلک عندہ لا خفاء بہ انتہی اور نیز حدیث مین وارد ہے علمی بعد وفاتی کعلمی فی حیاتی روایت کیا اسکو حافظ منذر نے اور ابن عدی نے کما فی جذب القلوب اور نیز تفسیر روح البیان مین ہے اس آیت کریمہ انا ارسلناک شاہدا کی تفسیر مین انتہی شاہدا علی امتک لقولہ تعالی ویکون الرسول علیکم شہیدا

یعنی علی تصدیق من صدقہ وتکذیب من کذبہ انتہے اور نیز تفسیر روح البیان مین ہے
لما کان اول مخلوق خلقہ اللہ کان شاہدا بوحدانیۃ الحق وربوبیتہ وشاہدا بما اخرج من
العدم الی الوجود من الارواح والنفوس والاجرام والارکان والاجسام والاجساد و
المعادن والنبات والحیوان والملک والشیطان والانسان وغیر ذلک لکلا یشذ عنہ
ما یمکن للمخلوق درکہ من اسرار افعالہ وعجائب صنعہ وغرائب قدرتہ بحیث لا یشارکہ فیہ غیرہ
ولہذا قال علیہ الصلوۃ والسلام علمت ما کان وما سیکون لانہ شاہد الکل وما غاب لحظۃ وشاہد
خلق آدم علیہ السلام ولاجلہ قال کنت نبیا وآدم بین الماء والطین ای کنت مخلوقا وعالما
بانی نبی وحکم لی بالنبوۃ وآدم بین ان یخلق لہ جسد وروح ولم یخلق بعد واحد منہما فشاہد خلقہ
وما جری علیہ من الاکرام والاخراج من الجنۃ لسبب المخالفۃ وما تاب اللہ علیہ الی آخر ما جری
علیہ وشاہد خلق ابلیس وما جری علیہ من امتناع السجود لآدم والطرد واللعن بعد طول
عبادتہ وفور علمہ بمخالفۃ امر واحد فحصل لہ بکل حادث جری علی الانبیاء والرسل والامم علوم
وعلوم ثم انزل روحہ فی قالبہ لیزداد لہ نور فوجود کل موجود من وجودہ وعلوم کل نبی وولی
من علومہ حتی صحف آدم وابراہیم وموسے وغیرہم من اہل الکتاب الالٓہیۃ انتہی اور نیز
حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ ویکون الرسول علیکم شہیدا کی تفسیر مین لکھتے
ہین اور ہو رسول تمہارا گواہ تپر اسواسطے کہ وہ نور نبوت سے مطلع ہے اپنے ہر دین
والے کے رتبہ پر کہ کس درجے کو پہونچا ہی اور ترقی نہ ہونے کا حجاب کیا ہی پس پیغمبر جانتا
ہی تمہارے گناہون کو اور ایمان کے درجون کو اور اچھے بری اعمال کو اور تمہارے
اخلاص اور نفاق کو اور روایتون مین آیا ہی کہ ہر نبی کو اسکی امتون کے عملون پر مطلع
کرتے ہین کہ فلانا آج یہ کرتا ہی اور فلانا یہ تاکہ قیامت کے دن ادائے شہادت کر سکے
انتہے تفسیر عزیزی اور نیز مولوی اشرف علی صاحب نے اپنے رسالہ حفظ الایمان
کے صفحہ ۷ مین لکھا ہی پھر یہ کہ آپکی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید
صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہی کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہی یا کل اگر
بعض علوم غیبیہ مراد ہین تو اسمین حضور کی کیا تخصیص ایسا علم غیب تو زید عمرو بلکہ

ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے حاصل ہے انتہی حالانکہ یہ عقیدہ بھی خلاف اہل سنت والجماعت کے ہے بالفرض اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام خلائق کے علم سے زیادہ ہے چنانچہ اوپر مفصل اور مدلل طور سے ثابت ہو چکا حاجت اعادہ نہیں ان صاحب کا خیال اور عقیدہ رسول اللہ کے علم کے باب میں ایسی ہے کہ ہر صبی اور مجنون اور بہائم کو ایسا علم حاصل ہے انکے نزدیک رسول اللہ کا یہی رتبہ ٹھہرا ہے فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ؎ پھر اسپر اپنے علم اور عقیدہ باطلہ پر نازاں ہیں **دوسرے** یہ کہ حیوانات کا علم احساسی اور بدیہی ہے علم غیب اونکو کب ہے اسواسطے کہ علم غیب تو وہ ہے کہ بلا احساس اور بداہۃ کے حاصل ہو **تیسرے** یہ کہ کسی اشرف کی صفت کو ارذل اور اخس کی صفت کے مساوی کہا جاوے تو فی الواقع اوس اشرف کو ناگوار گذریگا اور اوسکی توہین ہو گی جیسے کہ کسی عالم سے کہا جاوے کہ جیسا تمکو بعض علم ہے ایسا علم تو ہر جانور اور ہر دیوانہ کو ہے تو بلاشبہ اوسکی تنقیص اور توہین ہوگی اور اوسکو ناگوار معلوم ہوگا چہ جائیکہ جناب سرور عالم کی صفت علم کو جانوروں اور مجنونوں کی صفت علم کے مساوی کہا جاوے اس عقیدہ وہابیہ میں بھی توہین و تنقیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہوئی چنانچہ علماے حرمین نے بھی ان دونوں عقیدوں مذکورہ بالا پر تکفیر کا فتوی دیا ہے اور نیز وہابیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی کا جھوٹ بولنا ممکن ہے یہ عقیدہ بھی اونکا خلاف عقیدہ اہلسنت والجماعت کے ہے کیونکہ اہلسنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حق سبحانہ تعالی کا جھوٹ بولنا ممکن نہیں یہ صفت نقصان کی ہے حق تعالے مبرا ہے صفت نقصان سے چنانچہ تفسیر روح البیان میں قولہ تعالے ومن اصدق من اللہ حدیثا کے تحت میں لکھا ہے انکار لان یکون احد اکثر صدقا منہ فانہ لایتطرق الکذب الی خبرہ بوجہ لانہ نقص وھو علی اللہ تعالی محال انتہی اور نیز تفسیر مدارک میں تحت آیت مذکورہ کی لکھا ہے وھو استفہام بمعنی النفی ای لا احد اصدق منہ فی اخبارہ و وعدہ و وعیدہ لاستحالۃ الکذب علیہ لقبحہ لکونہ اخبارا عن الشئ بخلاف ما علیہ انتہی تفسیر بیضاوی میں ہے انا الصادق فی الاخبار والوعد والوعید انتہے اور جو بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ امکان فرع خلف وعید

کی ہی تو یہ قول ان کا لغو اور باطل ہی کیونکہ بعض اشاعرہ کا قول ہی نہ ماتریدیہ و محققین اشاعرہ کا بلکہ محققین
اشاعرہ نے خلف وعید کے قائل پر خطاء عظیم بلکہ قریب کفر ہو جانیکے ثابت کیا ہی چنانچہ
تفسیر کبیر مین تحت قولہ تعالے ومن یقتل مومنا متعمدا کے لکھا ہی لان الوعید قسم من اقسام الخبر
فاذا جوز علی اللہ الخلف فیہ فقد جوز الکذب علی اللہ وہذا خطاء عظیم بل یقرب من ان یکون کفرا
فان العقلاء اجمعوا علی انہ تعالی منزہ عن الکذب ولانہ اذا جوز الکذب علے اللہ فی الوعید لاجل
ما قال ان الخلف فی الوعید کرم فلم لا یجوز الخلف ایضا فی وعید الکفار وایضا فاذا جاز الخلف
فی الوعید لغرض الکرم فلم لا یجوز الخلف فی القصص والاخبار لغرض المصلحۃ ومعلوم ان فتح ہذا
الباب یفضی الی الطعن فی القران وکل الشریعۃ انتہی اور نیز شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر
پارہ الم مین تحریر فرماتے ہین وانچہ بعض از ظاہر بینان گفتہ اند کہ خلاف در وعدہ نیک نقصان
است ودر وعید بد کرم ولطف است مبنی است بر قیاس غائب بر شاہد در حق او تعالی مبرا از
جمیع عیوب ونقصان است خواہ نیک باشد خواہ بد زیرا کہ لطف وکرم او تعالی را اسباب
بسیار دارد جائز است کہ معاملہ لطف وکرم نماید وخلف در وعید نکند بخلاف آدمیان
کہ بسبب عجز بشری الغیر از خلف در وعید ایشان را لطف وکرم کردن ممکن نمیشود پس در
حق ایشان خلف در وعید ہر چند نقصانے بر نقصان است کہ اشد از نقصان اول است
ودر حق او تعالی نقصان محض است انتہی اور بعضی ناواقف یہ کہتے ہین واللہ علے
کل شیء قدیر اس سے سمجھے اللہ جھوٹ بولنے پر قادر ہی تو جھوٹ بولنا اوس سے ممکن ہوا تو
جواب اس کا یہ ہی کہ کتب عقائد مین لکھا ہوا ہی کہ قدرت وارادہ ممکنات کے ساتھ
ہی متعلق ہی محالات کے ساتھ متعلق نہین اگر ہو تو یہ فساد لازم آویگا کہ اللہ تعالے
اپنی ذات کے معدوم کرنے پر اور سلب الوہیت پر اور اتخاذ شریک پر اور زوجہ پر اور
ولد پر بھی قادر ہو اور یہ باطل ہی چنانچہ شرح فقہ اکبر صفحہ ۴۵ مین لکھا ہی والحاصل ان
کل شیء تعلقت بہ مشیۃ تعلقت بہ قدرتہ والا فلا یقال ہو قادر علی المحال لعدم وقوعہ ولزوم
کذبہ ولا یقال غیر قادر تعظیما لما بدیہ انتہی پس حاصل کلام کا یہ کہ اول تو خلف وعید
بعض اشاعرہ کا قول ہی نہ ماتریدیہ اور محققین اشاعرہ کا بلکہ محققین اشاعرہ نے

بھی خلف وعید کے قائل پر ملامت کی ہے اور نیز جس جاکہ بظاہر اخلف وعید کا آیت کریمہ
سے وہم کا ہوتا تھا اوسکو مرتفع کردیا مگر امکان کذب باری تعالی کا کسی نے بھی قبول
نہین کیا سوا فرقہ نجدیہ وہابیہ کے اور نیز وہابیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے مثل اور بھی نبی ہو سکتا ہے حالانکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اب کوئی دوسرا نبی نہوگا اور نہ ہے اور یہ جو بعض جاہل یہ فرق
نکالتے ہین کہ بالذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہین اور بالعرض دوسرا نبی بھی
ممکن ہے تو اون کا قول لغو اور باطل ہے کسی تاویل سے اب دوسرا نبی ممکن نہین کما قال
الامام الغزالی فی کتابہ الاقتصاد وان الامۃ فہمت من ہذا اللفظ ومن قرائن احوالہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہ افہم عدم نبی بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص ومن اولہ
بتخصیص النبیین باولی العزم من الرسل او نحو ہذا فکلامہ من انواع الہذیان لا یمنع
الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لہذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر ماول ولا مخصوص انتہی
کذا فی تفسیر الخطیب اور تفسیر روح المعانی مین لکھا ہے والمراد بکونہ علیہ الصلاۃ والسلام
خاتمہم انقطاع حدوث وصف النبوۃ فی احد الثقلین بعد تحلیتہ علیہ الصلاۃ والسلام
بہا فی ہذہ النشاۃ ووجب الایمان بہ ویکفر منکرہ انتہی اور نیز صحیح بخاری مین
فرمایا ہے باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقول اللہ عز وجل ما کان محمد ابا
احد من رجالکم الآیۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی خمسۃ اسماء انا محمد وانا احمد وانا
الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب
الخ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مین فرمایا ہے لانہ جاء عقب الانبیاء فلیس بعدہ
نبی انتہی شرح مقاصد مین ہے والدلیل علی عموم بعثتہ وکونہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ ولا
نسخ لشریعتہ ہو انہ ادعی ذلک بحیث لا یحتمل التاویل انتہی اور نیز مطلق ندا اور استعانت بالغیر
کو اور تصور شیخ کو کہ جسکو رابطہ کہتے ہین منع اور شرک کہتے ہین چنانچہ فتاوی رشیدیہ کے
صفحہ ۵۰ اور ۱۸ مین موجود ہے حالانکہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ سب درست
ہین البتہ ندا مین اعتقاد غیب دانی مستقل منادی ہو یا استعانت مستقلہ ہو تو ممنوع ہے

چنانچہ حصن حصین مین ہی اذا انفلت[۱] دابۃ فلیقل اعینونی یا عباد اللہ موموص اور نیز اسی کتاب
مین دوسری حدیث مذکور ہی ان اراد عونا[۲] فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی وقد جرب
ذلک انتہی اور بھی روح البیان مین ہی[۳] و فی بحر العلوم و الاستعانۃ بغیر اللہ فی کشف الشدائد و
ان کانت محمودۃ فی الجملۃ لکنہا لا تلیق بمنصب الانبیاء الذین ہم افضل الخلق واہل الترقی فہی
تنزل من باب ترک الاولی والافضل انتہی اور نیز حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ اپنی
مکتوبات شریف مین تحریر فرماتے ہین بدانند کہ حصول رابطہ شیخ مر مرید را بے تکلف وبی تعمل
علامت مناسبت تام است درمیان پیر و مرید کہ سبب افادہ و استفادہ است و ہیچ طریق
اقرب بوصول از طریق رابطہ نیست تا کدام دولتمند را بآن مستعد سازند حضرت خواجہ عبید اللہ
احرار قدس سرہ در فقرات می آرند کہ سایہ رہبر بہ است از ذکر حق گفتن باعتبار نفع انتہی
یعنی رابطہ شیخ انفع است برائے مرید از ذکر زیرا کہ مناسبت کاملہ نیست با مذکور جل وعلی
انتہی اور نیز ضیاء القلوب مین ہی دہم ربط قلب با شیخ خود باستمداد و اعتقاد انکہ این مظہر
حق است کہ او تعالے برائے افاضہ فیض خود بر من مقرر فرمودہ انتہی اور نیز تذکیر الاخوان
بقیہ تقویۃ الایمان مین لکہا ہی عرس تیجہ دسوان چہ ماہی مردونکو کرنا اسقاط مروجہ کرنا
قبرون پر چادر ڈالنا مقبرے بنانا اور کفن کے ساتھ جانماز بھی ضرور دینا اور ربیع الثانی
کی گیارہوین کرنا اور ختم بزرگون کے نام کرنا مراقبہ نئے نئے طرح کے کرنا بدعت اور باطل
اور مردود ہین اور نیز لکہا ہی منع وہی ہی جو قبر پر مجاور ہو کر بیٹھے یا وہان مراقب ہو کر بیٹھے
اور نیز اوسی کتاب مین لکہا ہی اگر حضرت عیسیٰؑ کے تولد کی بڑی دن کی محفل کرے تو مطعون
ہو اور مولود شریف کی محفلین کرتے ہین اور برا نہین سمجھتے سبب یہ ہی کہ اوسکا رواج
نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی لکڑی یا کپڑے پر
فاتحہ دلاوے تو مطعون ہو اور کہانے پر فاتحہ دلاتے ہین اور برا نہین سمجھتے سبب
یہ ہی کہ اسکا رواج نہین اس کی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین صفحہ ۱۹۶ و
۱۹۷ یا کوئی نجوم و انگریزی پڑہے تو مطعون ہو اور ریاضی منطق ہیئت پڑہتے ہین
اور برا نہین سمجھتے سبب یہ ہی کہ اوس کا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین

[۱] یہ حدیث ہی جب کسی کا جانور بہاگ جاوے ... یا عباد اللہ ... ۱۲
[۲] ... ۱۲
[۳] ... اور بحر العلوم ... اور استعانت بغیر اللہ ... لائق نہین بمنصب انبیا کے ... کہ وہ افضل خلق ہین اور اہل ترقی کے ... پس ترک افضل اور ... ۱۲

بجو پڑھو

دونو ایک ہین اور مولوی اور درویش اونکا حکم بہی اپنے اوپر واجب اور فرض سمجہتے ہین جیسا اللہ کا حکم ہی حالانکہ اس بات کا اونکو حکم نہین ہوا اور اُس سے اونپر شرک ثابت ہوتا ہی انتہی حالانکہ یہ عقائد خلاف عقیدۂ اہل سنت والجماعت کے ہین یا غیر معتبر اور مردود چنانچہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رح اپنی کتاب ماثبت فی السنۃ مین ارقام فرماتے ہین فان قلت ہل لہذا العرف الذی شاع فی دیارنا فی حفظ اعراس المشائخ فی ایام وفاتہم اصل فان کان عندک علم فاذکرہ قلت قد سالت عن ذلک شیخنا الامام عبدالوہاب المتقی المکی فاجاب بان ذلک من طرق المشائخ وعاداتہم ولہم فی ذلک نیات الی ان قال وانما ہو من المستحسنات المتاخرین انتہے ملخصًا اور نیز شاہ عبدالعزیز صاحب نے زبدۃ النصائح مین عرس کی اصلیت مین یہ حدیث نقل فرمائی ہی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی قبور الشہداء علی راس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وابوبکر رض وعمر رض وعثمان رض انتہی اور نیز حضرات القدس مین حالات حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ مین لکہا ہی آنحضرت ہر سال در عرس حضرت خواجہ قدس سرہ بدہلی تشریف می بردند الا ماشاء اللہ سبحانہ انتہے اور نیز عرس شاہ رفیع الدین صاحب شاہ ولی اللہ صاحب رح اور اسوا انکے بڑی بڑی علماء دین سے ثابت ہی البتہ خلاف شرع باتین کوئی نہون اور ان سب کی تفصیل مدلل فقیر کے رسالہ مسائل اربعہ مین ہی جس کا جی چاہے اوس مین دیکہ لے اور نیز ہدایۃ النجدین مین ہی تلخیص مرام آنکہ حکم مشروع بردو قسم است مقید و مطلق و در مقید رعایت قید کہ از شارع ثابت شدہ ضرورست ہرگز تبدیل آن جائز نیست بخلاف مطلق کہ رعایت قید و خصوصیت در ان از جانب شارع مرعی نشدہ بلکہ ہر فرد آن صلاحیت تحقق میدارد توضیحش آنکہ مثلا حکمے از احکام شرع در مطلق اوقات مشروع باشد مانند ایصال ثواب عبادات مالی و بدنی برائے نفع اموات پس تعین آن بروز سیوم اگر بلحاظ آن باشد کہ میت در قرب اوقات موت بجہت ظلمت قبر وضغطۂ آن وتوحش وسوال ملائکہ زیادہ تر محتاج بوصول مثوبات می باشد شرعًا در مشروعیت اعمال خیر مانند تلاوت قرآن مجید و ابلاغ صدقات یا تعین آن زرین وقت مضائقہ ندارد

واگر بلحاظ آن باشد کہ درین روز معین اعمال خیر بجا آوردن رواست و در غیر آن روا
نیست پس ظاہرست کہ این نیت باطل است انتہی اور نیز فتاوی حمادی مین ہی فی الشرعۃ
یستحب ان یتصدق عن المیت بعدہ الی سبعۃ ایام انتہی پس اس روایت سے بھی تعین ثابت
ہوا بلکہ مستحب اور نیز سیوم اس غرض اور مصلحت سے ہوا کرتا ہی کہ حدیث مین تعزیۃ میت
کی تین دن تک میعاد مقرر ہی پس تیسرے روز قرآن شریف یا کلمہ طیبہ پڑھوا کر ثواب
اوس کا میت کے واسطے بخشوایا جاتا ہی کہ روز اختتام تعزیۃ کا ہی اکثر لوگ اُس روز آجاتے
ہین لہذا قرآن یا کلمہ طیبہ بھی زیادہ ہو جائے اور جلد ختم ہو اور نیز تعین تیجہ دسوان
چہ ماہی چہلم اس وجہ سے ہوتا ہی کہ ایصال ثواب فوت نہو جائے تعین سے یادگاری رہتی
ہی ورنہ نفس مین تساہلی اور غفلت ہی چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح اپنی کتاب
توصیل المرید الی المراد مین لکھتے ہین و تعیین وقت نیز گاہے بتعیین شارع بود و گاہے بجہت
ضبط حال و انتشار وقت تا مفضی بفوات نہ شود انتہی پس تعیین روز بدعت تب ہوگا کہ
امر دین سے شمار کیا جاوے اور اگر امر دین سے شمار نہ کیا جاوے بلکہ کسی مصلحت دوسری
سے ہو تو بدعت ہرگز نہوگا البتہ یہ اعتقاد نرکھے کہ ایصال ثواب انھین دن معینہ مین ہوگا
دوسرے روز نہوگا تو یہ اعتقاد برا ہے اور اکثر مسلمان تو یہ عقیدہ نرکھتے ہونگے اور اگر
بالفرض کوئی یہ عقیدہ رکھتا بھی ہو یا کوئی اور افعال شنیعہ کرتا ہو تو اس سے منع کرنا
چاہیے نہ نفس سیوم و چہلم سے خواہ وہ کسی مصلحت سے ہو اور نیز اسقاط میت بھی جائز
ہی اسمین کچھ ہرج نہین اسواسطے کہ اگر حق سبحانہ تعالی اپنے فضل و کرم سے مردہ کے اعمال
ترک شدہ کے عوض مین مجرا اور قبول کرلے تو فبہا ورنہ خیرات کا ثواب تو انشاء اللہ ہو دیگا
اسی طرح کتب اصول اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہی اور نیز حیلہ بھی لکھا ہی اور بھی تفسیر
روح البیان مین ہی اعلم ان ادنی مدۃ البلوغ للغلام اثنا عشرۃ سنۃ ولذا تطرح ہذہ المدۃ من
سن المیت الذکر ثم یحسب ما بقی من عمرہ فیعطی فدیۃ صلاتہ علی ذلک وادنی مدتہ للجاریۃ تسع
سنین علی المختار ولذا تطرح ہذہ المدۃ من المیت الانثی فلا تحتاج الی اسقاط صلاتہا اور بھی
درمختار مین ہی ولو لم یترک مالا یستقرض وارثہ نصف صاع مثلا و یدفعہ لفقیر ثم یدفعہ الفقیر للوارث

ثم وثم حتی یتم انتہی وقال المحقق الشامی علی قولہ یستقرض وارثہ نصف صاع مثلا الخ
ای اوقیمۃ ذلک والاقرب ان یحسب ما علی المیت ویستقرض بقدرہ بان یقدرہ عن کل شہر او
سنۃ او یحسب مدۃ عمرہ بعد اسقاط اثنی عشرۃ سنۃ للذکر وتسع سنین للانثی لانہا اقل مدۃ
بلوغہا انتہی اسیطرح اگر کوئی شئی قیمت دار گندم یا نقود کی ساتھ ملا کر یا علیحدہ دیدے جیسے
قرآن شریف وغیرہ تو اسمین بھی مضائقہ نہین معلوم ہوتا اور اسیطرح چادر ڈالنا قبر اولیاء
اور صالحین پر اس غرض سے کہ صاحب قبر کی تعظیم عوام مین ہو جیسے کہ انکی زندگی مین
تعظیم ضروری تھی یا واسطے ذریعہ خشوع اور خضوع کے ہو تو جائز ہی چنانچہ روح البیان
مین ہی وقال الشیخ عبد الغنی النابلسی فی کشف النور عن اصحاب القبور ناقلا عن انسان العیون
ان البدعۃ الحسنۃ الموافقۃ لمقصود الشرع تسمی سنۃ فبناء القباب علی قبور العلماء والاولیاء
والصلحاء ووضع الستور والعمائم والثیاب علی قبورہم امر جائز اذا کان المقصود بذلک
التعظیم فی اعین العامۃ حتی لا یحتقروا صاحب ہذا القبر انتہی اسیطرح علامہ شامی نے
فتاوے تنقیح حامدیہ مین لکھا ہی فہو جائز لا ینبغی النہی عنہ انتہی ملخصا اور نیز کفن کیساتھ
جانماز رکھنا اس غرض سے ہوتا ہی کہ اکثر جانمیو کی پاکی اور ناپاکی کا حال معلوم نہین ہوتا
اور چونکہ جنازہ کے نماز مین طہارت مکان بھی شرط ہی اسوجہ سے احتیاطاً امام کے واسطے
جانماز بچھا دیتے ہین اور چونکہ نماز جنازہ ایک آدمی سے کافی ہوجاتی ہی لہذا امام کے
واسطے طہارت مکان کے واسطے صحت نماز جنازہ کی کافی ہی فی الدر المختار وفی القنیۃ
الطہارۃ من النجاسۃ فی ثوب وبدن ومکان وستر العورۃ شرط فی حق المیت والامام جمیعا
انتہی وفی رد المحتار علی قولہ فی القنیۃ الخ مثلہ فی المفتاح والمجتبی معزیا الی التجرید انتہی
وفی العالمگیری اذا قام بہ البعض واحدا کان او جماعۃ ذکرا کان او انثی سقط عن الباقین
والیضا فیہ الصلوۃ علی الجنازۃ تتادی باداء الامام وحدہ انتہی اور اس جانماز کے کپڑے کو
خیرات بھی کر دیتے ہین تو اسمین کیا مضائقہ اور اسکو کوئی ضروری نہین سمجھتا کہ بغیر جانماز
دئے ہوئے نماز جنازہ ہوگی نہین بلکہ یہ ضروریات کفن مین سے ہی البتہ اکثر جگہ ضرورت
پڑتی ہی کہ وہان دوسری کوئی شئی بچھانے کو نہین ملتی تو اسی جگہ جانماز دینا ضروری ہوگا

کرا سباب صلوۃ سے ہی ورنہ مباح اور نیز گیارھوین ربیع الثانی کہ جس مین حضرت شیخ
محمد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی فاتحہ ہوتی ہے درست ہے چنانچہ شیخ عبدالحق محدث
دہلوی رح اپنی کتاب ماثبت بالسنۃ مین بعد ذکر تاریخ وفات حضرت غوث الثقلین رضی
اللہ عنہ کے تحریر فرماتے ہین قلت فبھذہ الروایۃ یکون عرسہ تاسع ربیع الآخر وہذا ہو الذی
ادرکنا علیہ سیدنا الشیخ الامام العارف الشیخ عبدالوہاب القادری المتقی المکی فانہ قدس سرہ
کان یحافظ فی یوم عرسہ رضی اللہ عنہ ہذا التاریخ اما اعتماداً علی ہذہ الروایۃ او علی ما روی
من شیخہ الکبیر علی المتقی او من غیرہ من المشایخ رحمۃ اللہ علیہم وقد اشتہر فی دیارنا ہذا الیوم
الحادی عشر وہو المتعارف فی مشایخنا من اہل الہند من اولادہ رضی اللہ عنہ انتہے اور
نیز ختم بزرگون کے نام کا کرنا درست ہے چنانچہ معمولات مظہریہ مین ہے ذکر طریق کیفیت
ختم خواجگان رضی اللہ عنہم بہر نیتے ومقصدے کہ خوانند باید کہ اول دست بر داشتہ
سورۂ فاتحہ یکبار بخوانند وبعد ازان سورۂ فاتحہ با بسم اللہ ہفت بار بعد ازان درود
صد بار بعد ازان الم نشرح با بسم اللہ ہفتاد و نہ بار بعد سورۂ اخلاص با بسم اللہ ہزار و
یکبار باز سورۂ فاتحہ با بسم اللہ ہفت بار بعدہ درود صد بار بعدہ فاتحہ خوانند و ثواب
این ختم بارواح حضرات بزرگوار کہ این ختم بالیشان منسوب است باید گذرانید انتہے
پس چونکہ اسمین ایصال ثواب ارواح مقدسہ اولیاء خاص پر ہوتا ہے کیا مضائقہ ایصال
ثواب کسی بزرگون کے نام پر کرنا اور سور معینہ یا اذکار اور درود معینہ پڑھکر اونکے
نام پر بخشنا کیا حرج ہے اسکی کہین ممانعت کسی آیت یا حدیث یا فقہ کی روایت سے ثابت
نہین بلکہ ہزارون علما اور اولیا کا یہ طریقہ ہے اسکو برا کہنا اور منع کرنا نہایت جہالت
اور سفاہت کی بات ہے اور نیز مراقبہ نئی نئی طرح کے کرنا بھی جائز ہے چنانچہ شاہ
ولی اللہ رح قول الجمیل مین تحریر فرماتے ہین واما المراقبۃ فہی عندہم علی انواع کثیرۃ انتہے
ملخصاً اور پھر تقسیم مراقبون کی تفصیلی طور پر کرتے ہین کہ وہ مراقبہ حضور حق تبارک وتعالے
اور مراقبہ معیت اور مراقبہ اقربیت وغیرہ ہے اور نیز تمام اولیا نقشبندیہ اور قادریہ اور
اور چشتیہ اور سہروردیہ وغیرہم طرح طرح کے مراقبات کرتے ہین اور امام ربانی مجدد الف ثانی

قدس

قدس سرہ سے تو بہت مراقبہ ثابت ہین یہ سب کے سب اولیاء اللہ وہابیہ کے نزدیک مرتکب حرام اور بدعت سیئہ کی ٹھہری نعوذ باللہ من ہذہ المزخرفات اور اوسپر طرہ یہ ہی کہ اسکو دینداری اور تقوے سمجھتے ہین کیا غضب کی بات ہی اور کیسے یہ ضلالت مین پڑے ہوے ہین اللھم احفظنا من ہذہ العقائد الفاسدۃ اور نیز مولود شریف کی محفل باعث اجر اور برکت اور ترقی ایمان اور باعث محبت کا آنسرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی گو خصوصیت ماہ اور دنکے ساتھ ہو یعنی ماہ ربیع الاول مین کیا کرے یا بارہ ربیع الاول مین کیا کرے یا سوا انکے اور دنو مین البتہ کوئی امر خلاف شرع اوسمین نکیا جاوے تو یہ امر عارضی ہی اس سے نفس محفل میلاد شریف حرام نہوگی کہ جو مستحسن ہی جیسے قرآن شریف پڑھنا مستحسن ہی مگر ایسی حالت مین پڑھا جاوے کہ خلاف شرع ہو جیسے لوگ باتین کرتے ہون یا گنگناتے ہون یا مضحکہ کرتے ہون تو اس صورت مین قرآن شریف پڑھنا ممنوع ہوگا نہ مطلقا قرآن کا پڑھنا بہرحال مولود شریف کی محفل باعث اجر ہی خصوصا اس زمانہ مین کہ لوگ اپنے نبی کے حالات حمیدہ سے بالکل ناواقف ہین اور شبانہ روز لہو ولعب اور درس وتدریس انگریزی مین لگے ہوے ہین اگر محفل میلاد بند کردیجاویگی تو لوگ اتنا بھی اپنے رسول سے واقف نہونگے اور نیز فرمایا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ نے ماثبت فی السنۃ مین لازال اہل الاسلام یحتفلون بشہر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویظہرون السرور ویزیدون المبرات ویعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم ویظہر علیہم من برکاتہ کل فضل عمیم ومما جرب من خواصہ انہ امان فی ذلک العام وبشری عاجل بنیل البغیۃ والمرام فرحم اللہ امرا اتخذ لیالی شہر مولدہ المبارک اعیادا لیکون اشد علۃ علی من فی قلبہ مرض وعناد انتہی پس وہابیہ کے قلب مین مرض اور عناد ہی کہ محفل مولد شریف کو برا سمجھتے ہین اور مشابہ نصارے کے بڑے دن کے کرتے ہین اور نیز سیرت حلبی اور مواہب لدنیہ مین ہی لازال اہل الاسلام فی سائر الاقطار والمدن الکبائر یحتفلون فی شہر مولدہ علیہ الصلوۃ والسلام ویعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم ویظہر علیہم من برکاتہ کل فضل عمیم انتہی اور نیز خیر جاری شرح صحیح بخاری مین تحت قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ قد اتخذنا ذلک الیوم عیدا کے لکھا ہی فیستفاد منہ جعل یوم السرور عیدا انما جعل یوم تولد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم عیدا لا یخلو عن الاستحباب عند اولی الالباب انتہی

اور نیز مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اپنے فتاوے میلاد شریف و عرس کے صفحہ ۱
مین تحریر کرتے ہین اب ہر روز کون سی ولادت مکرر ہوتی ہے پس یہ ہر روز اعادہ ولادت
تو مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر روز کرتے ہین یا مثل روافض کے ہے کہ
نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہین معاذ اللہ سانگ آپکی ولادت کا ٹھہرایا اور یہ خود
حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اُس قوم سے بڑھ کر ہوے وہ تاریخ معین
پر کرتے ہین انکے یہان کوئی قید نہین جب چاہین یہ خرافات فرضی بناتے ہین اور نیز مولوی
رشید احمد صاحب گنگوہی اپنے فتاوے رشیدیہ مین تحریر کرتے ہین عقد مجلس مولود شریف
اگرچہ اوسمین کوئی امر غیر مشروع نہو مگر اہتمام و تداعی اسمین بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ
مین درست نہین انتہی صفحہ **تو انصاف** کرنا چاہیے کہ مولوی رشید احمد صاحب نے
ایک مجمع عام کثیر علما او راولیا رکے فعل کو کہ عرصہ دراز سے یہ فعل مستحسن ہمیشہ کرتے
چلے آتے ہین شرقاً غرباً جنوباً شمالاً اور نیز علماء حرمین ان سب کو مثل ہنود کے ٹھہرایا بلکہ ان
بزرگون کو ہنود کہ اشد کافر ہین اور روافض سے بھی بڑھ کر قرار دیا اللہ اللہ ذرا بھی انکو
خوف نہ آیا حالانکہ صدہا علمانے رسائل مدلل درباب استحسان محفل میلاد شریف لکھے
ہین کہ جمع کرنا اونکے نام کا اس مختصر مین مناسب نہین معلوم ہوتا اسکے واسطے ایک
دفتر اور کتاب علیحدہ چاہیے اور نیز تفصیل اور تکثیر روایتین معتبر علما اور محدثین اور مجتہدین
کی درباب استحسان انعقاد محفل میلاد شریف فقیر کے فتوے مین کہ جو مولوی رشید احمد صاحب
کی رد مین لکھا ہے مسطور ہین اور نیز کھانے پر فاتحہ دلانے کے یہ معنی ہین کہ جتنا کھانا خیرات
کرنا منظور ہوتا ہے اسکو واسطے اشارہ حسیہ کے سامنے رکھلیتے ہین اور وقت ایصال
ثواب بغیرہ اشارہ حسیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے پس کھانا
سامنے رکھنے مین واسطے تعین اور اشارہ حسیہ کے کہ اسقدر اور یہ کھانا خیرات کرنا
منظور ہے اور ایصال ثواب کھانے اور قراءۃ قرآن کا اور دعا مغفرت واسطے میت کے کرنے مین
کچھ مضائقہ نہین **چنانچہ** مشکوۃ شریف مین ہے عن جابر قال ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین وقال اللہم منک ولک عن محمد وامتہ وفی روایۃ لاحمد

والی داؤد والترمذی ذبح بیدہ وقال اللہم ہذا عنی وعمن لم یضح من امتی قال فی
المرقاۃ فی شرح اللہم منک ولک عن محمد و امتہ ای ہذہ الاضحیۃ عطیۃ منحیۃ الیک انتہی
والیضا فی الدر المختار الاصل کل من اتی بعبادۃ ما لہ جعل ثوابہا لغیرہ) قال العلامۃ الشامی
علی قولہ بعبادۃ ما ای سواء کانت صلاۃ او صوما او صدقۃ او قراءۃ او ذکرا او طوافا او عمرۃ
او غیر ذلک انتہی پس فاتحہ مین چند امور ہوتے ہین ثواب پہونچانا قراءۃ قرآن یا ذکر یا طعام
وغیرہ کا یا دعا مغفرت اور سامنے کھانا رکھنا وقت ایصال ثواب کے اشارہ حسیہ
کے لیے اور یہ جملہ امور شرع سے ثابت اور جائز قرار پا چکے اور نیز ہاتھ اوٹھانا وقت
ایصال ثواب کے اسلیے ہی کہ ایصال ثواب مین دعا ہوتی ہی اور مغفرت میت کیو اسطے
دعا کیجاتی ہی اور وقت دعا کے ہاتھ اوٹھانا وارد ہی چنانچہ حصن حصین مین ہی
آداب الدعاء بسط الیدین مس ورفعہما ع یہ اشارہ ہی روایت صحاح کی طرف
یعنی ہاتھ کا پھیلانا دعا مین ترمذی اور حاکم نے روایت کیا اور دعا مین دونون
ہاتھون کا اوٹھانا اصحاح ستہ کے مصنفین نے روایت کیا پس ممانعت اور حرمت
کی کوئی وجہ نہوی اور نیز علم منطق پڑھنا جائز ہی خصوصا واسطے سمجھنے علم دین کے
جیسے علم اصول اور علم عقاید کہ بغیر منطق کے پڑھے ہوے اچھی طرح سے اس زمانہ
کے لوگون کی سمجھ مین نہین آتی اور یہی وجہ ہی کہ اس زمانہ کے لوگ وہابی ہوتے
چلے جاتے ہین کہ خود فہم تو اتنے اچھے تھین اور علم منطق کو برا سمجھ کے پڑھتے نہین
یا پڑھتے بھی ہین تو برائے نام اسی وجہ سے یہ لوگ کتب دینیہ کو اچھی طرح سے نہین
سمجھتے مطلب آیت اور حدیث اور فقہ کا کچھ ہوتا ہی یہ کچھ کا کچھ سمجھ جاتے ہین اگر منطق
کو یہ لوگ برا نہ سمجھتے اور اوسکو اچھی طرح سے پڑھتے تو یہ آفت اونپر کبھی نہ آتی
کہ اپنی کم فہمی کے سبب سے دین کی غارتی لگا دی ہی نہ شرک کے معنے کو سمجھے نہ جانتے
ہر ایک کو مشرک بنانے لگے بدعت کی حقیقت اور اقسام کو جانتے نہین ہر ایک کو بدعتی
بناتے ہین غرضکہ یہ سب خرابیان انپر نا معقولی کیوجہ سے واقع ہوئین بڑے بڑے علمانے منطق
مین تبحر حاصل کیا ہی تھا علما منطق کے فن مین کمال رکھتے تھے اور اب بھی ہین اور نیز علامہ شامی لکھتے ہین و اتانی علم

المنطق وہو بحث عن وجہ الدلیل و شروطہ و وجہ الحد و شروطہ وہما داخلان فی علم الکلام
انتہی اور روح البیان مین ہی وقال الخفاجی لم ار فی کتب اصحابنا القول بتحریم المنطق انتہی
اور کسی نے اسکو حرام اور ناجائز بھی لکھا ہی تو لبشمول حکمت جس کو فلسفہ کہتے ہین اور وہ
شرع کے بالکل خلاف اور باطل کرنے والی اور عقائد کی خراب کرنے والی ہی اوسکو
ناجائز لکھا ہی اور اسی طرح علم ریاضی اور ہیئت کے حکی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی بلکہ بقدر
شناخت سمت قبلہ و اوقات نماز و روزہ و نصف النہار و زوال آفتاب و طلوع
و غروب امر ضروری ہی اور نیز مولوی اور درویش کا حکم ماننا اور اتباع اونکی شرک نہین
بلکہ اتباع مولوی اور درویش کا واجب ہی اگر خلاف شرع نہو چنانچہ حق سبحانہ تعالے
فرماتا ہی واتبع سبیل من اناب الی اور بہی فرماتا ہی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی
الامر منکم اور نیز وہابیہ کا یہ عقیدہ ہی کہ ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنا قبر پر واسطے میت کی درست
نہین حالانکہ خلاف ہی عقیدہ اہلسنت والجماعت کی چنانچہ صحیح مسلم مین ہی حدثنی ہارون بن سعید
الخ ثم انطلقت علی اثرہ حتی جاء البقیع فاطال القیام ثم رفع یدیہ ثلاث مرات الحدیث
وقال النووی فی شرحہ قولہا جاء البقیع فاطال القیام ثم رفع یدیہ ثلاث مرات
فیہ استحباب اطالۃ الدعاء وتکریرہ ورفع الیدین فیہ وان دعاء القائم اکمل من دعاء
الجالس فی القبور انتہی اور نیز رد المحتار مین ہی ومن آدابہا ان یسلم بلفظ السلام علیکم ثم یدعو
قائما طویلا انتہی اور نیز فتح القدیر مین ہی والمعہود منہا لیس الا زیارتہا والدعاء عندہا قائما
کما کان یفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخروج الی البقیع انتہی اور نیز وہابیہ
سماع موتے کے منکر ہین یعنی اونکا یہ عقیدہ ہی کہ مردے سنتے نہین حالانکہ اہل سنت
والجماعت کا عقیدہ یہ ہی کہ مردے سنتے ہین صحیح بخاری مین حدیث ہی اطلع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علی اہل القلیب فقال وجدتم ما وعد ربکم فقیل لہ اتدعو امواتا فقال ما انتم
باسمع منہم ولکن لا یجیبون انتہی اور نیز مسلم کی حدیث ہی ان المیت اذا وضع فی
قبرہ انہ لیسمع خفق نعالہم اذا انصرفوا انتہی اور نیز مدارج النبوۃ مین ہی اما سماع شک
نیست در ثبوت آن مر ایشان را بلکہ سائر اموات را صرح بہ العلماء انتہی مین کہتا ہون

۳ اور دعا سو دیک قبر ونکے کہڑے ہوکر جیسا کہ کرتے تہی رسول اللہ حجرۃ البقیع کو تشریف لے جاتے تہی ...

کہ البتہ وہابیہ کو شک ہی بلکہ منکر ہین سماع موتے کے اور نیز وہابیہ بسم اللہ کی شادی کو
بدعت کہتے ہین چنانچہ صفحہ ۶۹ تذکیر الاخوان مین لکھا ہی حالانکہ یہ بھی عقیدہ ان کا خلاف
ہی عقیدۂ اہل سنت والجماعت کے چنانچہ حق المبین مین ہی سمجھنا چاہیے کہ مکتب مین بھی
خوشی اوپر حاصل ہونے نعمت استعداد قراوت بسم اللہ کے ہوتی ہی اور یہ طریقہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہی کہ انھون نے بعد سیکھنے سورۂ ہٰ کے اونٹ ذبح کیا اور گوشت
اوسکا دوستون کو کھلایا فتح العزیز ایسے مکتب مین بعد پڑھانے الحمد یا بسم اللہ کے
شرینی تقسیم کرنا یا کھانا کھلانا سنت طریقہ ہو گیا انتہی اور نیز مولوی رشید احمد صاحب
گنگوہی نے اپنے فتاوے میلاد شریف وعرس مین لکھا ہی کہ مولوی اسمعیل جنتی ہین
صفحہ ۱۲ حالانکہ اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہی کہ کیسی ہی بڑا ولی ہو سوا ان خاص
لوگون کے جنکی واسطے بشارت جنت کی آیات یا حدیث سے آگئی ہی کسی اور شخص
خاص کو جنتی نہ کہو چنانچہ شرح عقائد نسفی مین ہی ولا نشہد بالجنۃ والنار لاحد بعینہ
بل نشہد بان المومنین من اہل الجنۃ والکافرین من اہل النار اور نیز تفسیر احمدی مطبوعہ
حسینی کے صفحہ ۲۹ مین فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے علامات مین لکھا ہے و
الامساک عن شہادۃ الجنۃ والنار لعینہ سوی العشرۃ المبشرۃ ونحوہم انتہے اور
نیز شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم نے اپنے فتاوے مین لکھا ہی کہ مرد صالح اور بزرگ
کو زندگی مین اور بعد مرنے کے ولی کہنا اُس صورت مین ہی کہ اقوال وافعال اُس
سے صادر ہوتے تھے اور صفات ولی کے بحسب ظاہر اوسمین پیدا تھے اور اعتقاد
بہشتی ہونے کا اسکے نچاہیے کرنا کہ مخالف عقیدۂ اہل سنت والجماعت کے ہے
کسواسطے کہ احوال باطن اور خاتمہ کا اُسکے کسی کو بغیر خدا کے معلوم نہین انتہی لطیفہ
بوارق اللامعہ مین کہ جو رد ہی براہین قاطعہ کا لکھتے ہین کہ مولوی رشید احمد صاحب
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے علم غیب کے ہونے کا تو اشد انکار کرتے
ہین گو بالواسطہ ہو اور اپنے واسطے علم غیب بے دھڑک ثابت کرتے ہین چنانچہ
لکھتے ہین کہ مولوی اسمعیل جنتی ہین تو اونکے خاتمہ بالخیر کا انکو حال معلوم ہی اور نیز

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے فتاوی رشیدیہ کے صفحہ ۸ مین لکھا ہے کہ وہابیون کے
عقائد عمدہ تھے اور اونکے مقتدی اچھے ہین حالانکہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک
عقائد وہابیہ کے برے ہین اور اونکے مقتدی برے ہین چنانچہ سیف الجبار کے
صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے وہابی وہ لوگ ہین کہ متبع عبدالوہاب نجدی کے ہین اوسنے ایک
نیا مذہب بنایا کہ اہل سنت وجماعت کے مذہب سے جدا ہو کہ اُس مذہب کے روسے
وہ کافر ٹھہرین کچھ مسئلے متفرق خارجیونکے کچھ معتزلہ کے کچھ ملاحدہ ظاہریہ وغیرہ کے
مذہبون سے لیکر اپنے دل سے جوڑکر ایک رسالہ بنایا محمد نام اوسکے چھوٹے بیٹے
نے اوسمین بڑھا کر کتاب التوحید نام رکھا اور پھر اوسکو اختصار کیا حاصل اوسکا
یہ ہے کہ تمام امت مرحومہ کافر ہے خصوصا رہنے والے حرمین شریفین تاکہ اونکا لوٹنا مارنا
جہاد ٹھہری انتہی اور نیز محقق علامہ شامی نے رد المحتار کے باب البغاۃ مین عبدالوہاب
نجدی کے ظلم اور بے دینی کے حال مین لکھا ہے کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوہاب
الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانو ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم ہم
المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ و
قتل علمائہم حتی کسر اللہ تعالی شوکتہم وخرب بلادہم وظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین
ومائتین والف انتہی تو دیکھو اور غور کرو کہ علامہ شامی جو ایسے بڑے محقق ہین کہ تمام
شرقا وغربا اونکی کتاب پر عمل درآمد ہے تصریح کر رہے ہین کہ متبع عبدالوہاب نجدی ماسوی
اپنے فرقے کے سبکو مشرک سمجھتے ہین اسیوجہ سے انھون نے مباح جانا قتل
اہل سنت والجماعت کا اور قتل کیا بہت سے علماء سنت والجماعت کو تو معلوم ہوا
اس سے کہ جب قتل کیا اہل سنت والجماعت کو اور مشرک سمجھا اونکو تو وہ فرقہ ضالہ
وہابیہ اہل سنت والجماعت کے مذہب اور طریقہ سے خارج ہین ورنہ وہ اونکو
مشرک نہ ٹھہراتے اور نہ اونکے قتل کو مباح جانتے پس اسپر بھی بڑے غضب
کی بات ہے کہ جو اہل سنت والجماعت کا دعوے کرکے متبع اور مقتدی عبدالوہاب
یا محمد بن الوہاب کے عقائد کو بھی اور انکو اور اونکے مقتدیون کو اچھا سمجھے ہاں کوئی

اہل سنت والجماعت سے ہو کر اسکے قائل اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو اچھا سمجھے اور
نیز علامۂ احمد مصری نے اپنی کتاب فصل الخطاب فی رد ضلالات عبدالوہاب مین لکھا ہے اور
منہا انہ یقول الناس من ست مأتہ لیسوا علی شئی ومن ضلل ہذہ الامۃ فقد کفر بالاجماع فکیف
یصح ہذا القول الذی قالہ ہذا المضل وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی
علی ضلالۃ فاذا کانوا لیسوا علی الدین القویم بل کفروا وضلوا عن ست مأتہ کان ذلک منہم
کل ہذہ المدۃ اجماعا علی الضلالۃ واللہ تعالی بکرمہ قد اجارہم عنہ واذا البطل کونہ من
رسل رب العالمین ثبت انہ ابلیس اللعین لاضلال الموحدین انتہی اور نیز شیخنا المحدث
حضرت احمد دحلان مکی نے اپنی کتاب خلاصۃ الکلام مین عبدالوہاب نجدی اور اوسکے
مقتدیون کو فرقۂ ضالہ اور مفسدین مین سے لکھا ہے اور نیز مولوی عبدالحلیم صاحب
لکھنوی نے قمر الاقمار مین نورالانوار کے اس قول او مضلل کالروافض والخوارج و
المعتزلۃ ونحوہم کے لکھا ہے قولہ ونحوہم کالوہابی المنکر للشفاعۃ اور نیز قوت حنفیہ مین ہے
عن ابن عمر قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا
فی یمننا قالوا وفی نجدنا قال بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ
وفی نجدنا فاظنہ قال فی الثالثۃ ہناک الزلازل والفتن وبہا یطلع قرن الشیطان
انتہی رواہ البخاری مخفی نماند کہ جمہور ارباب حجاز بحسب پیشینگوئی پیغامبر صلعم موقن
برین اند کہ آن طالع قرن شیطان محمد نجدی بود زیرا کہ سوائے آن از سرزمین نجد
چنان مخترع ومفتن کسی دیگر وقوع نہ آمد و اخر الیش در زمین ہند کما حقہ نشو و نما
یافتہ بحد کمال رسید انتہی اور نیز وہابیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا خیال نماز مین گاؤ خر کے خیال سے بدتر ہے چنانچہ صراط مستقیم مطبوعہ فخر المطابع
سنہ ۱۳۰۸ھ مین صفحہ ۹۶ مین لکھا ہے کہ بمقتضائے ظلمات بعضہا فوق بعض از وسوسہ زنا
خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است وصرف ہمت بسوے شیخ و امثال آن از معظمین گو
جناب رسالت مآب باشند بچندین مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است
کہ خیال آن با تعظیم واجلال بسویدائے دل الشان می چسپد بخلاف خیال گاؤ خر کہ نہ

آلقصہ رجیدگی می بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محترمی بود و این تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز لحوظ
و مقصود میشود بشرک می کشد انتہی حالانکہ اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ نہین بلکہ اہل سنت
والجماعت کی نزدیک خیال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین کسی قسم کا فتور اور نقصان
نہین اور نہ شرک بلکہ فقہاء نی تصریح کی ہی کہ نماز مین التحیات پڑھنے کے وقت اوسکے
معنی مرادی قصد کرے علی وجہ الانشاء کما قال فی الدر المختار ویقصد بالفاظ التشہد
معانیہا مرادۃ لہ علی وجہ الانشاء کانہ یحیی اللہ تعالی ویسلم علی نبیہ وعلی نفسہ واولیائہ لا
الاخبار عن ذلک ذکرہ فی المجتبی انتہی اور علامہ شامی در مختار کی اس قول پر (لا الاخبار
عن ذلک) لکھتے ہین ای لایقصد الاخبار والحکایۃ عما وقع فی المعراج منہ صلی اللہ علیہ
وسلم ومن ربہ سبحانہ ومن الملائکۃ علیہم السلام وتمام القصۃ مع شرح الفاظ التشہد انتہی
پس ظاہر ہی کہ قصد کرنا معنی مرادی تشہد کی اور سلام بھیجنا اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی علی وجہ الانشاء بغیر خیال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین ہوسکتا اور نہ
رسول اللہ کے خیال کا شرع مین نماز کی اندر استثناء پس خیال حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کا نماز مین دیگر خیالون سے بدتر اور شرک نہوا بلکہ مستحسن ہوا اور نیز حدیث مین
وارد ہی لا صلاۃ الا بحضور القلب تو منجملہ نماز کی تشہد مین اور درود مین اسم
پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی تو اسکا بھی خیال اور حضور لازمی ہوگا۔
چنانچہ رد المحتار مین ہی فمعنی ان الصلاۃ علی النبی صلعم قد تردد عدم اثابۃ العبد علیہا
لعارض کاستعمالہا علی المحرم کما مر اولاتیانہ بہا من قلب غافل او لریاء وسمعۃ انتہی اور
نیز قرآن شریف مین ایسی آیات بھی ہین کہ اونمین نام پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی
پس جبکہ وہ آیات نماز مین پڑہی جاینگی تو ضرور ہی کہ نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر خیال جائیگا اور رسول اللہ کے نام کی خیال نہ آنی کا کہین شریعت مین استثنا نہین
پس خیال نماز مین آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہرگز بدتر گاؤخر کی خیال سے
نہوگا بلکہ بہتر ہوگا اور جواب دوسری بات کا یہ ہی کہ عقائد فرقہ وہابیہ نجدیہ کے
کہ جو ہندوستان مین رواج پا رہے ہین باطل اور برے ہین اور اہل سنت

والجماعت کی عقائد کے خلاف ہین جیساکہ سوال اول کے جواب سے ظاہر ہو گیا اور جو لوگ
کہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کے خلاف ہون وہ ناری اور مبتدع اور فاسق اور
اہل ضلالت مین سے ہین چنانچہ طحطاوی کی جلد چہارم صفحہ ۱۵۳ مطبوعہ مصرین لکھا ہے ومن
شذ عن جمہور اہل الفقہ والعلم والسواد الاعظم فقد شذ فیما یدخلہ النار فعلیکم یا معاشر المؤمنین
باتباع الفرقۃ الناجیۃ المسماۃ باہل السنۃ والجماعۃ فان نصرۃ اللہ وحفظہ وتوفیقہ فی موافقتہم
وخذ لانہ وسخطہ ومقتہ فی مخالفتہم انتہی اور اونکی معاونت جیسے کہ اپنی مدارس مین اونکو
واسطے تدریس علم دین کی نوکر رکھنا اور اونکو واسطے رواج اونکی عقائد باطلہ کی چندہ
دینا یا اور کسی قسم کی اونکی معاونت کرنا کہ جس سے ہرج دین اور اونکے گروہ کی تکثیر اور
اونکی عقائد فاسدہ کا رواج اور اشاعت ہو اور اونسے خلط ملط اتحاد باہم صحبت رکھنا
اور اونسے علم دین حاصل کرنا شرعاً نادرست اور باعث گناہ کا ہے چنانچہ فرمایا
اللہ تعالی نے تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان اور نیز تفسیر
روح البیان مین تحت اس آیہ کریمہ لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من
حاد اللہ ورسولہ کی لکھا ہے والمراد بمن حاد اللہ ورسولہ المنافقون والیہود والفساق
والظلمۃ والمبتدعۃ وعن سہل بن عبد اللہ التستری قدس سرہ من صحح ایمانہ واخلص توحیدہ
فانہ لا یانس الی مبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ ولا یشاربہ ولا یصاحبہ ویظہر من نفسہ
العداوۃ والبغضاء انتہی اور نیز تفسیر احمدی مین تحت اس آیہ کریمہ کی واما ینسینک
الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین لکھا ہے ان القوم الظالمین یعم المبتدع
والفاسق والکافر والقعود مع کلہم ممتنع انتہی تنبیہ فرقہ وہابیہ نے جس جس عقیدہ کو شرک
لکھا ہی وہ نص صریح سے موافق مطلب اکثر مفسرین کی نہ کہ صرف اپنی رای سے یا حدیث صریح
سے یا روایت فقہا سے ثابت کرین ورنہ نفس اختراع اونکا درباب عقیدہ ہرگز مقبول
نہوگا اور نیز وہ بھی اپنے عقیدہ مخترعہ کی وجہ سے ماخوذ عند اللہ ہونگی دوسری یہ کہ اگر
کسی کو اس بات مین تردد ہو کہ عقائد حقہ کسکے ہین تو موافق حدیث صحیح کے بھی رفع
شبہہ اوس کا ہو سکتا ہے مگر انصاف چاہئے جیساکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اذا رأیتم اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم رواه ابن ماجة والدارقطنی عن انس مرفوعا پس موافق
ارشاد فیض بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے تہتر فرقے ہونگے چنانچہ
ہندوستان مین بھی سات فرقے محدثہ ہین نیچری غیر مقلد وہابی قادیانی اہل قرآن مہدوی
رافضی اور ہر ایک فرقہ والا کہتا ہی کہ ہمارا مذہب اور اعتقاد حق پر ہے مگر مسلمانون کو
چاہیی کہ جس طرف زیادہ اور بڑا گروہ ثقہ اور ذی علم مسلمانون کا ہو اوسکو اختیار کرین
تو ہرگز گمراہ نہوینگے اور نہ تردد مین پڑین گے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے قول کو چھوڑ دینگے تو پھر دین اور مذہب کا ٹھکانہ نہ لگے گا وفی الحدیث
اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار کما فی ابن ماجة اور بھی حدیث مین وارد ہی
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا من سره بحبوحة الجنة فلیلزم الجماعة فان الشیطان
مع الفذ رواه النسائی اور بھی حدیث مین وارد ہی من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة
الاسلام عن عنقه رواه مسلم اور نیز حدیث مین وارد ہی ان الشیطان ذئب الانسان
کذئب الغنم یاخذ الشاذة والقاصیة والناحیة وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعة والعامة
رواه احمد انتہی **اعلان** اگر عقائد مذکورہ بالا وہابیہ نجدیہ کا کوئی شخص انکی زمرہ مین سے
انکاری ہو یعنی یہ سمجھے کہ یہ عقائد میرے نہین ہین یا تھے تو اب مین اس سے درگذر
کرتا ہون اور یہ عقائد مذکورہ وہابیہ برے ہین تو اس امر کا وہ اعلان اور اظہار
کردے تاکہ مخلوق اوس پر پھر بدگمانی نکرے اور نہ طعن اور اعتراض سے پیش آئے
اور وہ پھر فرقہ اہل حق سنت والجماعت مین داخل ہی اور حق سبحانہ اوسکو اجر عطا فرماویگا
اور نیز یہ بات جاننا چاہیی کہ بعضی ناواقف یہ کہتے ہین کہ علما مین نفسانیت پڑی ہوئی ہے
کہ آپس مین لڑے مرتے ہین وہ اوسکو برا کہتا ہے اور یہ رد کرتا ہی اور یہ اسکا انکو
چاہیی تھا کہ آریہ سماج وغیرہ فرقہ کفار سے رد و بحث کرتے تو بہتر ہوتا تو انکا یہ کہنا
انکی ناواقفیت کا باعث ہی کیونکہ کفار اور مخالف مذہب والے کی بات جاہل پر بھی چندان
اثر نہین کرتی کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ غلط اور خلاف کہتا ہوگا گو مین اسکا جواب بالفعل
نہین دے سکتا بخلاف اوس قوم اور مذہب والے کے کہ جو دعوی مسلمان ہونے کا

بلکہ اہل علم ہونے کا کرتے ہین اس سے جلدی آدمی بھٹکتا ہے اسیوجہ سے اہل بدعت اور فرقہ ضالہ
اسلامیہ کی محبت سے بچنے کی زیادہ تاکید شارع سے آئی ہے اور بہتر فرقہ ناری انہین سے نکلے ہین اونکا
انسداد اور رد علمای وقت پر واجب تر اور اہم ہے بہ نسبت دیگر فرقۂ کفار کی
چنانچہ علامہ شامی جلد ثالث رد المحتار باب مرتدین لکھتے ہین والمبتدع لوله دلالة ودعوة
للناس الی بدعته ویتوہم منه ان ینشر البدعة وان لم یحکم بکفره جاز للسلطان قتله سیاسة
وزجرا لان فساده اعلی واعم حیث یوثر فی الدین والبدعة لو کانت کفرا یباح
قتل اصحابہا عاما ولو لم تکن کفرا یقتل معلمہم ورئیسہم زجرا وامتناعا انتہی دوسری
یہ کہ وہابی لوگ یہ کہتے ہین کہ ہم احتیاط اور تقوی کا برتاؤ کرتے ہین اسوجہ سے شرک
اور بدعت سے بچاؤ اور پرہیز کرتے ہین تو یہ انکی غلطی اور دھوکا ہے
کیونکہ آپ شرک اور بدعت سے بچنا اور بات ہی احتیاط اسمین کری نہ کہ تمام اولیاء
اور علماء اور عام مومنین کو سلف سے خلف تک مشرک اور بدعتی بنائے یہ بہت بڑی
بات ہی احتیاط یہ تھا کہ اس سے بچتے کہ تمام اولیاء اور علماء اور عام مومنین کو مشرک اور
بدعتی نہ بناتی البتہ جو جمہور کے نزدیک مشرک اور بدعتی ہی اسمین تو کلام نہین کہ وہ بری
ہین اور اونکو مشرک اور بدعتی کہنا صحیح ہی خلاصہ عقائد وہابیہ ہند کی کہ جو اس
کتاب مین مندرج ہین اللہ نے کسیکو عالم مین تصرف کرنیکی قدرت نہین دی اسمین اولیا اور
انبیاء بھوت اور پری سب برابر ہین اور نیز وہابیہ کا یہ عقیدہ ہی کہ بلائین ٹالنا مشکل
مین دستگیری کرنا اللہ کی شان ہی اور کسی انبیا اور اولیا پیر شہید کی یہ شان نہین جو
کسی کو ایسا تصرف ثابت کری سو وہ مشرک ہوجاتا ہی پھر خواہ یون سمجھے کہ انکا اون
کی طاقت اونکو خود بخود ہی خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے اونکو یہ قدرت بخشی ہی ہر طرح شرک
ثابت ہوتا ہے اور نیز یہ عقیدہ ہی کہ جو کوئی کسی پیغمبر و پیر کا مجاور رہو یا ہاتھ
باندھ کر کھڑا ہو یا اوسکی کوئین کا پانی تبرکاً پئے تو اسپر شرک ثابت ہوتا ہے
اور نیز یہ عقیدہ ہے کہ کسی ولی اور نبی اور شہید کو اللہ نے یہ طاقت نہین
بخشی کہ جب چاہین غیب کی بات معلوم کرلین بلکہ حضرت پیغمبر صلعم کی جناب مین

عاشق

بھی یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہین اور نیز وہابیہ نے شفاعت کی
تین قسمین اپنی طرف سے گھڑی ہین دو کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
خارج کیا ہی اور لکھا ہی کہ جو کوئی رسول اللہ کو ایسا شفیع سمجھے وہ مشرک ہی اور نیز
اصحاب کہف کی گوشت روٹی کو شرک ٹھرایا ہی اور نیز شیطان کے علم کو رسول اللہ
کے علم سے وسیع اور زیادہ لکھا ہی اور اسکے خلاف عقیدہ رکھنے کو شرک ٹھرایا ہی اور
نیز لکھا ہی جیسا کہ علم بعض غیب کا رسول اللہ کو ہی ایسا تو ہر لڑکے اور دیوانہ کو بلکہ
جملہ حیوان اور بہائم کو حاصل ہی اور نیز سیوم و چہلم میت اور عرس اور گیارہوین
حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کو اور ختم بزرگان دین کو اور مراقبون
متفرقہ کو اور جانماز میت کی نماز کے واسطے بچھانے کو دینا اور محفل میلاد سرور عالم
صلعم کرنا گو اوسمین خلاف شرع امر نہو اور فاتحہ کھانا سامنے رکھکر کرنا ان سبکو
بدعت سیئہ اور ممنوع قرار دیتے ہین اور محفل میلاد شریف کو تو نصاری کے
بڑے دن کی محفل سے اور کنھیا کے سانگ اور افعال ہنود سے تشبیہ دیتے ہین
اور نیز علما باللہ اور اولیاء اللہ کے حکم ماننے کو شرک کہتے ہین اور نیز قبر پر ہاتھ
اوٹھا کر دعا کرنے کو بدعت سیئہ کہتے ہین اور نیز سماع موتے کے منکر ہین اور
نیز بسم اللہ کی مکتب شادی کو بدعت سیئہ کہتے ہین اور نیز وہابیونکے عقائد کو عمدہ
اور اونکے متبعین کو اچھا بتاتے ہین اور نیز ان کا یہ عقیدہ ہی کہ رسول اللہ کا نماز
مین خیال آنا گاؤ خر کے خیال آنے سے بدتر ہی نعوذ باللہ منہا اور نیز یہ اپنے ہم عقیدہ اور
ہم خیال کو موحد اور مومن سمجھتے ہین باقی سبکو مشرک اور بدعتی فقط اللھم فاطر السموات
والارض انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون و انا العبد المفتقر الی ربہ القوی
محمد ریاست علی شاہجہانپوری

نقل مواہیر علماء رامپور

قد صح الجواب
۱۲۹۶ اللہ
الدین محمد سلامت
ابو آلنز کا سراج

الجوابان صحیحان
محمد عبد الغفار خان

الجواب صواب والمجیب شاب
مدرس سوم مدرسہ عالیہ ریاست رامپور
محمد معز اللہ خان

الجواب صحیح
مدرس مدرسہ ارشاد العلوم
۱۳۲۲ قمر الدین

لاشک فرقہ ناجیہ اور فرقۂ وہابیہ مبینہ کا فرق استقرائی جو علامۂ روزگار یعنی مجیب صاحب نے
بیان کیا ہے وہ درست اور بجا ہے اور اُسپر جو تفریعات کیے ہین وہ بھی بقاعدۂ شرعیہ صحیح ہین فقط | حامد حسین ۱۲۹۹
بینے دونون سوالون کے جواب اکثر جا سے دیکھے بقاعدۂ شرعیہ بہت صحیح اور درست
ہین فقط | ولد حافظ عنایت اللہ خان ہدایت اللہ خان

نظرت جوابات المجیب فوجدت صحیحۃ لایجوز ان یحوم حولہا
ریب المریب نمقہ | محمد علی رضا رامپوری ۱۳۲۶ھ

ذلک کذلک | ولد حبیب اللہ خان محمد عنایت اللہ خان

فرقہ ضالہ وہابیہ کے مقابلہ
مین جو کچھ بھی تحریر کیا جاوے وہ بہر عنوان درست ہے | محمد اعجاز حسین رامپوری

لاشک فی
ان العقائد الوہابیۃ التی ذکرہ المولف موجب لتنقیص محمد نبی اللہ تعالی صلی اللہ علیہ وسلم و
تنقیص غایتہ فسق بل بعضہ کفر | وزیر محمد خان مدرس پنجم مدرسہ عالیہ رامپور

جواب باصواب ہے | محمد شرافت اللہ مدرس مدرسۂ عالیہ

اصح الجواب
ذلک الکتاب لاریب فیہ | ابو البرکات شمس الدین محمد رضوان حسین

فی الواقع کل جواب صحیح ہین | محمد شجاعت علی مدرس مدرسۂ ارشاد العلوم

محمد ارشد علی مدرس اول مدرسۂ ارشاد العلوم

محمد ہدایت رسول رامپوری

محمد امین المدرس الثانی فی المدرسۃ العالیۃ

نقل مواہیر علماء لکھنؤ فرنگی محل

واقعی جو عقائد وہابیہ کے خلاف اہل سنت والجماعت کے ہین اور تقویۃ الایمان وغیرہ
مین مذکور ہین باطل ہین اور فرقۂ وہابیہ کے عقائد محدود نہین وہ ہمیشہ احداث
کرتے رہتے ہین لیس جو عقیدہ و راہ ورسم خلاف شرع ہین اونہین مدد دینا جائز
نہین حررہ ابو الغنا و محمد عبد المجید غفرلہ الوحید ۱۳۲۸ھ | محمد عبد المجید ابو الغنا | فقیر نے استفتاء ہذا
مع جواب جناب مولوی ریاست علیصاحب دیکھا اپنے مقاصد مین کافی و وافی پایا جسقدر
مولوی صاحب موصوف نے سعی فرمائی ہے خدا تعالی اُسکو مشکور فرمائے اور مولویصاحب
ماجور ہون واقعی جو لوگ اہل سنت وجماعت کثرہم اللہ کے عقائد کے مخالف ہین
وہ قابل تحرز اور لائق ترک ہین ہر اُس شخص کو جو اپنے عقائد کا تحفظ رکھنا چاہے
اون سے گریز رکھنا چاہیے | محمد عبد الہادی انصاری | فی الواقع اہل سنت والجماعت
کے خلاف عقائد کے جو امور تقویۃ الایمان وغیرہ مین مرقوم ہین ناقابل عمل اور مذموم
ہین اور فرقۂ وہابیہ ہذا ہم السالی طریقۃ المرضیۃ ہمیشہ الٹی باتین نکالتے ہین سیدھی

راہ مین کانٹے ڈالتی ہین اور پھر لطف یہ ہی کہ دوسرونکو بدعت کا الزام لگاتے ہین اور خود
ابتداع پھیلاتے ہین سواد اعظم سے گریز کرتے ہین سلف صالحین سے پرہیز کرتے ہین
اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ بناتے ہین اور دنکو لکیر کا فقیر بتاتے ہین ولاتکونوا کالذین تفرقوا و
اختلفوا من بعد ما جاءہم البینات کا کچھ خیال نہین تفریق جماعت پر ذرہ برابر ملال نہین
اون سے گریز ضرور ہی صحبت نااہل سے پرہیز کرنا ضرور ہی ؎ صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند ۔ خادم العلماء والعرفاء ابو الحامد محمد عبد الحمید [محمد عبد الحمید ابو الحامد] ذلک
کذلک محمد قائم عبد القیوم انصاری غفرلہ الباری [انصاری محمد عبد القیوم] کذلک الامر حررہ الفقیر
عنایت اللہ عفا عنہ [محمد عنایت اللہ] الجواب صحیح عبد العزیز ذلک کذلک ابو محمد دیدار علی
الوری شاگرد رشید مولوی احمد علی صاحب محدث سہارنپوری صح الجواب کتبہ محمد عبد الرحیم
الاحمد آبادی عفی عنہ

نقل مواہیر علما بریلی

ذلک کذلک [سید محمد عبد الرحمن ہاشمی حنفی قادری رضوی] صح الجواب [عبد المصطفےٰ ظفر الدین احمد سنی قادری رضوی] الجواب صحیح [سنی قادری بریلوی محمد حشمت علی عفی عنہ]
انا مصدق لذلک [عبد الغنی نواب مرزا سنی قادری حنفی بریلوی]

نقل مواہیر و دستخط علماء الہ اباد

الحمد للہ ہم دائم الصلوۃ لا ہزا نا العیر سایب کا لاکھ لاکھ شکر ہی کہ اوسنی اسیر فتن زمانہ مین ایسے
ایسے مبشر کہ مذہب حق سکے دوید پیدا کر دیے ہین جوان فرقہ ضالہ وہابیہ کا استیصال کرتے رہتے
ہین خداے کریم جل مجدہ مولانا بانیت علیحا لصاحب کو جزاء خیر عطا فرمائے کہ انھون نے
کتاب فارق باطل وصواب لکھکر ان ناپاک نجدیونکے کشف راز کر دیے اور مسلمان
سنیونکو بتا دیا کہ ان بدباطن کوردل فرقۂ وہابیہ کے ایسے ایسے عقائد اور خیالات ہین
اور اونکے مقابلہ مین فرقہ حقہ اہل سنت وجماعت کے عقائد صحیحہ یہ ہین خداے پاک اسکو
مقبول فرمائے والسلام سید محمد فاخر محمدی حنفی

نقل مواہیر و دستخط علماء شاہجہانپور

الجواب صحیح والمجیب نجیح محمد عبد القادر الجواب صحیح محمد غلیل اللہ الجواب صحیح ضیاء الدین
ذلک کذلک [محمد عنایت اللہ ابن محمد لطف اللہ]

نقل مواہیر علماء دہلی

واقعی وہابیہ کے عقائد خلاف
اہل سنت والجماعت معلوم ہوتے ہین ان سے پرہیز لازم ہی بی ادبی انکی بیحد بڑھ گئی ہے
اللہ تعالے ہمکو بچا وے اون کی بلاء دیوبندیسے آمین [محمد کرامت اللہ] الجواب صحیح [محمد عبد اللہ حیدر آبادی]

مواہیر علماء بھوپال

ہذا موافق لمذہب اہل السنۃ والجماعۃ احق ان یتبع محمد سلیمان مدرس مدرسہ سراج العلوم مقام ... ضلع فتحپور ...

کل جواب صحیح ہیں البتہ جا نماز میت دینا اگر ورثہ میت صغیر ہوں تو محل تامل ہے حررہ محمد عبد الکافی عفی عنہ الہ آبادی

نقل مواہیر علماء کانپور

صح الجواب ہذہ العقیدۃ صحیحۃ وہی ایمانی ومشربی واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم مشتاق احمد ابن حضرت مولانا مولوی شاہ احمد حسن صاحب نور اللہ مرقدہ خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ

ہذا او غلی شد مشتاق احمد

الجواب صحیح والمجیب نجیح حررہ محمد سلیمان مدرس دار العلوم فی الکانفور

محمد سلیمان دو عالم زفضل ...

الجواب صواب محمد ظہور الحسین مجددی مدرس اول مدرسہ جونپور

نقل مواہیر علماء حیدر آباد دکھن

میں نے اس جواب کو اول سے آخر تک دیکھا بہت صحیح پایا محمد عبد الکریم صدر مدرس مدرسہ نظامیہ حیدر آباد دکھن المجیب مصیب وللہ در المجیب

ابو الفلاح محمد غوث الحسینی الشطاری

جواب درست ہے محمد یعقوب شاگرد مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی وغیرہ مدرس مدرسہ نظامیہ حیدر آباد

کل جواب صحیح ہیں محمد عبد اللہ اورنگ آبادی مولانا ریاست علیخاں صاحب کی سعی خالص کو خداوند کریم مشکور فرماوے کہ اُنھوں نے وہابیت کے منحوس چہرہ سے حجاب خفا اوٹھا دیا اور سنیوں کو کامل فتح حاصل کرنے کا کار آمد سامان مہیا فرما دیا فقط فقیر ابو المحمود سید احمد اشرف جیلانی سجادہ نشین کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد خادم الفقرا المحمود المدعو باحمد اشرف خلف اکبر ابو محمد المدعو بمحمد علی حسین سجادہ نشین اشرفی الجیلانی

بلاشک جو عقائد وہابیہ فاضل مجیب نے ارقام فرمائے ہیں وہ انکے مخترعات سے ہیں اہل سنت والجماعۃ کو اونسے اجتناب چاہیے اور فاضل مجیب کی اس سعی بلیغ کو اللہ تعالی قبول فرما کر جزائے خیر عطا فرمائے فقط کتبہ فقیر حقیر حبیب الرحمن سنی حنفی قادری

بیشنے حاوی فروع و اصول جامع معقول و منقول محقق بے عدیل مدقق بے مثیل ناصر سنت دامر بدعت وہابیت مولانا مولوی محمد ریاست علیخاں صاحب دام فیضہ وعم کا یہ مبارک رسالہ من اولہا الی آخرہا بنظر غائر مطالعہ کیا بحمد اللہ مطالب حقہ پر مشتمل اور بین الحق والباطل فاصل پایا تقریرات اوسکے تام اور منافع اوسکے عام ہیں جزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین بجاہ سید المرسلین الذی ختم بہ النبیون واوتی علم ما کان ویکون وانک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ومن مناقبہ انہ ہو الاول والآخر والظاہر